



# بلوچستان صوبائی اسمبلی



## مباحثات

جمعہ - ۲۸ ستمبر ۱۹۶۳ء



صفحہ	ممندرجات	نمبر شمار
۱	تلاوت کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	اراکین اسمبلی کی حلف برداری	۲
۳	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۳
۴	مسئلہ استحقاق و تحریک التواؤ (تحریک ملنوی ہوگیں)	۴
۵	اعلانات	۵
۶	چھٹی کی درخواستیں	۶
۷	رنگین اسمبلی میر گل خان نصیر کی مزایا کی اطلاع	۷
۸	مرکزی فام سنسر بورڈ کے لئے اراکین کا انتخاب	۸
۹	جلسے برائے قواعد انضاط کار کی عبوری رپورٹ پیش کیا جانا۔	۹
۱۰	بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد انضاط کار میں ترمیم (وزیران خان عبدالصمد خان اچکزئی)	۱۰
۱۱	مستغنی قوانین کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	۱۱
۱۲	مسودات قانون	۱۲
۱۳	دانشک کے خاتمہ کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۶۳ء	۱۳
۱۴	دانشک قانون صوبائی (خصوصی احکامات) کے کوئٹہ میں اور دو کٹرنگٹ تک توسیع کا (پیشگی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۶۳ء	۱۴



# فہرست نمبر ان جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

---

- ۱- جام میر غلام قادر خان
  - ۲- مولوی محمد حسن شاہ
  - ۳- مولوی صالح مہر
  - ۴- میر یوسف علی خان مگسی
  - ۵- میر چاکر خان ڈوکی
  - ۶- سردار غوث بخش خان ربیبانی
  - ۷- خان عبدالصمد خان اچکونی
  - ۸- میاں سیف اللہ خان پراچہ
  - ۹- محمد انور جان کیمقران
  - ۱۰- میر شاہنواز خان شاہلمبانی
  - ۱۱- ذابزادہ شیر علی خان نوشیروانی
-

پہلی بلوچستان اسمبلی کا پانچواں اجلاس

بروز جمعہ ۲۸ دسمبر ۱۹۷۳ء

اسمبلی چیمبرز (سابقہ ٹاؤن ہال) کوئٹہ

ہیں

زیر صدارت سردار محمد خان یاروزئی اسپیکر بلوچستان صوبائی اسمبلی

بوقت پانچ بجے شام منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از مولوی سید افتخار احمد خطیب  
اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
لَا يُوَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِالْغَوٰفِ اِيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّوَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمْ  
الْاَيْمَانَ فَلَمَّا تَهٗ اِطْعَامُ عَشْرَةَ مَسْكِيْنٍ مِنْ اَوْسَطِ كَمَا تَطْعَمُوْنَ اٰهْلِيْكُمْ  
اَوْ كَسُوْتَهُمْ اَوْ خَيْرٌ مِّمَّا فَعَلْتُمْ يَوْمَ تِلْكَ اَيَّامِ ذٰلِكَ كَفَرْتُمْ  
اِيْمَانِكُمْ اِذْ اٰخَذْتُمْ وَاَحْفَظُوْا اِيْمَانَكُمْ ط

یہ آیات کیری تلاوت کی گئی ہیں، ساتویں پارہ کے دوسرے رکوع کی ہیں، ان میں سے ابتدائی آیتہ کیری کا ترجمہ یہ ہے:-  
اللہ تم سے تمہاری بے معنی قسموں پر مبراغذہ نہیں کرتا لیکن جن قسموں کو تم مضبوط کر چکے ہو۔ ان پر مبراغذہ کرتا ہے۔  
سو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو دیا کرتے ہو یا انہیں کپڑا دینا، یا غلام  
آزاد کرنا، لیکن جو کتنا مقدور نہ ہو تو اسکے لئے تین دن کے بھدہ ہیں۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے۔ جبکہ تم  
حلف اٹھا چکے ہو۔ اور اسی قسموں کو یاد رکھا کرو اور اس طرح اللہ تمہارے لئے وہی احکام کھول کر بیان کرتا ہے  
تاکہ شکر گزار ہو۔

” قسموں کے متعلق اسلامی احکام کی یہ تفصیل سن کر اذکارہ دلا جا سکتا ہے کہ کس طرح ہمارا دین زندگی کے ایک لمحہ

شعبہ میں جاری رہنمائی کرتا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان باتوں کو سمجھیں اور ان پر عمل کرنے کی سجا کریم۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْمَبْلَغُ

سٹرا اسپیکر۔ سب سے پہلے میں حلف اٹھاتا ہوں۔ پہلے بحیثیت رکن کے اور بعد میں بحیثیت اسپیکر کے۔  
(سٹرا اسپیکر نے اردو میں حلف اٹھائے)

سٹرا اسپیکر۔ مولوی محمد شمس الدین تشریف لائیں۔  
(حاضر نہیں تھے)

عبدالکریم خان احمد زئی آغا (حاضر نہیں تھے)  
عبدالرحمن مردار (حاضر نہیں تھے)  
عبدالعہد خان اسپکرئی

(خان عبدالعہد خان اسپکرئی نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹرا اسپیکر۔ احمد نواز خان بنگی (حاضر نہیں تھے)  
عطاء اللہ خان جیکل مردار (حاضر نہیں تھے)  
چاکر خان ڈومکی مردار تشریف لائیں  
(میر چاکر خان ڈومکی نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹرا اسپیکر۔ دوست محمد میر تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھے)

فضیلہ عالیانی جام تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھیں)

غوث بخش ریسانی مردار تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھے)

غلام قادر خان تشریف لائیں۔  
(جام میر غلام قادر خان نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

نیر بخش خان مری سردار -

(حاضر نہیں تھے)

محمد انور جان کیمقران سردار تشریف لائیں

(سردار محمد انور جان کیمقران نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

مولوی محمد حسن شاہ صاحب تشریف لائیں -

(مولوی محمد حسن شاہ نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

میاں سیف اللہ خان پراچہ تشریف لائیں -

(میاں سیف اللہ خان نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

مولوی صالح محمد تشریف لائیں -

(مولوی صالح محمد نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

شاہنواز خان شاہپائی تشریف لائیں -

(میر شاہنواز خان شاہپائی نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراپیگر

شیر علی ز شیردان تشریف لائیں -

نواب زادہ شیر علی خان - جناب اگر اجازت ہو تو میں حلف یہیں اپنی سیٹ پر اٹھاؤں -

سٹراپیگر

کیا آپ کو کوئی تکلیف ہے ؟

نواب زادہ شیر علی خان - میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے -

شعبہ میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان باتوں کو سمجھیں اور ان پر عمل کرنے کی سعی کریں۔  
وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

ہسٹرا سپیکر - سب سے پہلے میں حلف اٹھاتا ہوں۔ پہلے بحیثیت رکن کے اور بعد میں بحیثیت اسپیکر کے۔  
 (ہسٹرا سپیکر نے اردو میں حلف اٹھائے)

ہسٹرا سپیکر - مولوی محمد شمس الدین تشریف لائیں۔  
 (حاضر نہیں تھے)

عبدالکریم خان احمد زئی آغا (حاضر نہیں تھے)  
 عبدالرحمن سردار (حاضر نہیں تھے)  
 عبدالعہد خان اسپکزئی

(خان عبدالعہد خان اسپکزئی نے اردو میں حلف اٹھایا)

ہسٹرا سپیکر - احمد نواز خان بنگٹی (حاضر نہیں تھے)

عطاء اللہ خان جیکل سردار (حاضر نہیں تھے)  
 چاکر خان ڈومکی سردار تشریف لائیں

(میر چاکر خان ڈومکی نے اردو میں حلف اٹھایا)

ہسٹرا سپیکر - دوست محمد میر تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھے)

فضیلہ عالیانی جام تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھیں)

غوث بخش رئیسانی سردار تشریف لائیں۔

(حاضر نہیں تھے)

غلام قادر خان تشریف لائیں۔  
 (جام میر غلام قادر خان نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراسپیئر - بہتر ہے۔ پڑھیے۔

(نوابزادہ شیر علی خان نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراسپیئر - یوسف علی خان مگھی میر تشریف لائیں۔

میر یوسف علی خان مگھی - جناب، کیا میں آپ کی اجازت سے حلف اپنی جگہ پر اٹھا سکتا ہوں؟

سٹراسپیئر - اجازت ہے۔

(میر یوسف علی خان مگھی نے اردو میں حلف اٹھایا)

سٹراسپیئر - اب، آپ کمرہ میں صاحبان ایوان سے باہر تشریف لے جائیں، اگر چاہیں تو گیری میں جا سکتے ہیں۔

کارروائی شروع ہونے سے پہلے اس ایوان کے معزز اراکین سے معذرت کے طور پر میں عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا اسمبلی سیکریٹریٹ محکمہ قانون کے ماتحت رکھا گیا ہے اور ہم محکمہ قانون سے سال بھر سے یہ کہتے چلے آئے ہیں کہ اسمبلی میں رپورٹرز کا آفس ایسٹے کو جلد از جلد ہٹا دیا جائے، جو کہ آج تک نہیں ہو سکا۔ اسلئے ممکن ہے کہ یہ کارروائی صحیح طور پر رپورٹ نہ ہو سکے۔ لہذا میں نے پہلے ہی معذرت چاہ لی ہے۔

اب سوالات کئے جائیں گے۔

## سوالات

نمبر: 253۔ خان عبدالصمد خان اپ کزنی۔ کیا وزیر محکمہ زراعت بتلائیں گے کہ۔

(۱) رواں مالی سال میں محکمہ جگلات کے کتنے ملازمین اپنے اپنے رہائشی حوبوں کو واپس چلے گئے ہیں۔ ان کے

نام، درجہ اور قابلیت کیا تھے؟

- (۲) دوسرے صوبوں سے اس حکم میں کتنے ملازمین واپس آئے ہیں ؟
- (۳) دوسرے صوبوں کو جانے والے اصحاب کی جگہ کن کن اصحاب کو لگایا گیا۔ ان کے نام۔ سابقہ درجہ، قابلیت، سکونت اور قبیلہ کیا ہیں ؟
- (۴) کیا حکم میں ملازمین کی بھرتی اور ترقی کے لئے قواعد یا طریق کار مقرر ہیں ؟
- (۵) اگر (۴) کا جواب اثبات میں ہے تو وہ قواعد اور طریق کار کیا ہیں ؟
- (۶) حکم میں رواں مالی سال میں کقدرنے ملازم بھرتی ہوئے ہیں۔ ان کے نام، سکونت اور قبیلہ کیا ہے۔ ان میں سے بہترین کتنے ہیں ؟
- (۷) کیا مذکورہ تمام ملازم مقررہ طریقہ اور قواعد کے مطابق بھرتی ہوئے ہیں ؟
- (۸) اگر کوئی ملازم مقررہ طریقہ کے برخلاف بھرتی ہوا ہو یا ترقی پائی ہو تو اس سلسلہ میں حکومت نے کیا کیا۔ اور ایسا بہتریوں اور ترقیوں کو آئندہ کے لئے رکھانے کے لئے کیا اقدام کئے جا رہے ہیں ؟
- (۹) حکم میں رواں مالی سال میں کتنے ملازمین کو ترقی ملی ہے۔ کیا ترقی ملی ہے ترقی پانے والوں میں بہترین کتنے ہیں ؟

قائد ایوان (جامعہ میر غلام قادر خان)۔ رواں مالی سال میں ۳۳ ملازمین رہائشی صوبوں کو بھجوائے جا چکے ہیں ان کی تفصیل ذیل ہے :-

نمبر شمار	درجہ	نام اہلکار	عہدہ	تعلیمی و فنی قابلیت
۱	۲	۳	۴	۵
۱	درجہ سوئم	میر رفیع رونق نظامی	فارسٹ ریجنل	ایف ایس سی، پاکستان فارسٹ ریجنل ٹرینڈ
۲	"	" احسان الحق	"	ایف اے
۳	"	" محمد لطیف	"	"
۴	"	" اختر حسین	"	"
۵	"	" شفاعت احمد	"	ایف ایس سی
۶	"	" حمید اشرف	"	"
۷	"	" حسام الدین	ڈپٹی ریجنل (وائٹڈ لائف)	میرنگ
۸	"	" منظور احمد	"	فارسٹ سکول ٹرینڈ

۱	۲	۳	۴	۵
۹	درجہ سویم	میسٹر شفیق احمد	فارسٹر	میٹرک فارسٹ سکول ٹرینڈ
۱۰	"	" ذوالفقار علی	"	" " "
۱۱	"	" محمد بشیر	"	" " "
۱۲	"	" محمد صدیق	"	" " "
۱۳	"	" غلام علی	"	" " "
۱۴	"	" منظور حسین	"	" " "
۱۵	"	" غلام اصغر	"	" " "
۱۶	"	" محمد رفیق	"	" " "
۱۷	"	" سردار محمد	"	" " "
۱۸	"	" نعل حسین اختر	"	" " "
۱۹	"	" مہربان خان	"	" " مڈل
۲۰	"	" محمد مشتاق	"	" " میٹرک
۲۱	"	" علی محمد	"	" " "
۲۲	"	" محمد یعقوب	"	" " "
۲۳	"	" نور احمد	"	" " "
۲۴	"	" فتح خان	"	" " "
۲۵	"	" امیر حسین	اسٹنٹ سیریکچر ڈیولپمنٹ آف	" " ایف اے
۲۶	"	" محمد اسلم	سیریکچر سیروائٹرز	" " مڈل
۲۷	"	" تاسم دین	"	" " لوئیو پرائمری
۲۸	"	" فضل الرحمن	"	" " میٹرک
۲۹	"	" عبدالجانی	کنزرویشن اسٹنٹ	" " بی۔ ایس۔ سی
۳۰	"	" غلام رسول	سینئر کلرک	" " میٹرک
۳۱	"	" محمد ابراہیم	"	" " "
۳۲	"	" نسیم اختر	"	" " "

۵	۴	۳	۲	۱
میٹرک	سینئر کلرک	حشر محمد صدیقی	درجہ سویم	۲۲
"	"	رحمت علی	"	۲۳
"	جوئیئر کلرک	فضل کریم	"	۲۵
"	"	محمد رفیق	"	۳۶
"	"	محمد اسحاق	"	۲۷
"	"	فیض محمد	"	۲۸
"	"	عبدالرزاق	"	۲۹
مڈل	فارسٹ گارڈ	محمد رفیق	درجہ چہارم	۳۰
میٹرک	"	عجائب حسین	"	۳۱
"	"	محمد فضل	"	۳۲
"	"	منظور احمد	"	۳۳

نمبر ۲۔ تا حال کوئی نہیں۔  
 نمبر ۳۔ فی الحال صرف سات فاریسٹ ریجنر ان قواعد کے مطابق سلیکشن بورڈ کے ذریعہ سے بھرتی کر کے دو سال  
 کا ٹریننگ کے لئے فاریسٹ کالج پشاور بھیجے گئے ہیں ان کے کوائف مندرجہ ذیل ہیں۔

تقبیلہ	قابلیت	جائے سکونت	نام
بھٹان (یوسف زئی)	ایف۔ ایس۔ سی	کوٹہ	۱۔ میٹر اشفاق احمد
" (خلانی)	"	"	۲۔ عبدالرحمن
" (شیرانی)	"	ژوب	۳۔ محمد سلیم
بلوچ	"	مکران	۴۔ عبدالرزاق
بھٹان (بالخیل)	"	موسکاخیل	۵۔ عبدالواحد
"	"	ژوب (ڈومبیاہل)	۶۔ انعام اللہ خان
"	"	سجی ( )	۷۔ منظور احمد

علاوہ ازیں مولہ امیدواروں کا انتخاب بطور فارمٹا قاعدہ سلیکشن رولڈ کے ذریعہ کیا گیا ہے اور کاغذات منظوری کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں ان اشخاص کو ایک سال کی ٹریننگ کے لئے فارسٹ اسکول گھوڑا گلی یا بہاولپور بھوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ تاکہ جو سامیان اہلکاران کو اپنے اپنے صوبوں کو بھوانے کے بعد واقع ہوئی ہیں پر کی جاسکیں۔

نمبر ۳ - ہاں

نمبر ۵ - حکمہ جنگلات کے مختلف ملازمتوں میں بھرتی و ترقی کے لئے مندرجہ ذیل قواعد و طریقہ کار مقرر ہیں۔

درجہ	نا اسی	تفصیل طریقہ کار برائے بھرتی و ترقی
۱	۲	۳
درجہ اول	ناظم جنگلات	بند پر ترقی ازاں مہتمم جنگلات درجہ اول کی میعاد طاعت کم از کم ۱۲ سال ہو۔
"	مہتمم جنگلات	(۱) ۷۵ فیصد بند پر براہ راست بھرتی تعلیمی قابلیت سے۔ کم از کم بی۔ ایس۔ سی یا بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر)
درجہ دوم	مہتمم جنگلات	(ii) ۲۵ فیصد بند پر ترقی ازاں مہتمم جنگلات درجہ دوم (۱) ۶۶ فیصد بند پر ترقی ازاں فارسٹ ریجنرل (ii) ۳۳ فیصد (۳/۴) بند پر براہ راست بھرتی تعلیمی وقتی قابلیت سے:- فارسٹری میں ڈگری (ڈیپلومہ فارسٹری میں)۔ فارسٹری کے مضامین میں اونچے درجے میں۔
"	نائب مہتمم شکاریات فارسٹ ریجنرل	(HIGHER STANDARD) جو کہ فارسٹ کاغذ پشاور سے حاصل کیا ہو اور دو سال تک بحیثیت فارسٹ ریجنرل حکمہ میں تجربہ رکھتا ہو۔ بند پر ترقی ازاں ریجنرل شعبہ شکاریات (۱) ۷۵ فیصد براہ راست بھرتی۔
درجہ سوئم		تعلیمی قابلیت سے:- (۱) انٹر میڈیٹ اسکینڈ ڈیوٹن مضامین :- ۱۔ ریاضی۔ ۲۔ فزکس۔ ۳۔ کیمسٹری۔ ۳۔ ہنسی۔ ۵۔ اردو لوجی

۳	۲	۱
<p>(۳) فارسی میں ڈگری -  (ii) ۵۰ فیصد بذریعہ ترقی ازان ڈیجیٹل ریجن  (i) ۵۰ فیصد براہ راست بھرتی  (ii) ۵۰ فیصد بذریعہ ترقی  تعلیمی قابلیت - (i) انٹرمیڈیٹ (سیکنڈ ڈویژن)</p>	<p>ریجنل شکاریات</p>	<p>“</p>
<p>مندرجہ ذیل مضامین :-  (۱) ریاضی (۲) فزکس (۳) کیمسٹری (۴) ہنری  (۵) زولوجی  (ii) شعبہ شکاریات میں ڈپلومہ -</p>	<p>ڈپٹی ریجنل شکاریات</p>	<p>“</p>
<p>(i) ۵۰ فیصد براہ راست بھرتی  (ii) ۵۰ فیصد بذریعہ ترقی  تعلیمی قابلیت - (i) میٹرک (سیکنڈ ڈویژن)  (ii) شعبہ شکاریات میں  سرٹیفکیٹ</p>	<p>ڈپٹی ریجنل  فارسٹر</p>	<p>“</p>
<p>(i) بذریعہ ترقی ازان فارسٹران جو کہ محکمہ میں کام کر رہے ہوں -  (ii) ۵۰ فیصد بذریعہ براہ راست  (ii) ۲۵ فیصد بذریعہ ترقی  قابلیت - (i) میٹرک (سیکنڈ ڈویژن)  ۲ - فارسی میں سرٹیفکیٹ  براہ راست بھرتی -  قابلیت :- (i) بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر)</p>	<p>کنزرویشن اسٹنٹ</p>	<p>“</p>

۱	۲	۳
درج سوئم	فیلڈ اسٹنٹ	(ii) ڈیپنرہ پاڈری فارٹری میں۔ براہ راست بھرتی۔ قابلیت ۱۔ میٹرک بعد ایک سال کی ٹرنینگ کسی فیلڈ اسٹنٹ ٹرنینگ اسکول یا ذراعتی ٹرنینگ اسکول سے حاصل کی ہو۔
درج چہارم	فارٹ گاؤڈ	براہ راست بھرتی۔ قابلیت ۱۔ مڈل پاس۔ بذریعہ ترقی ازاں پیڈ کلرک / اسٹنٹ جسکی ملازمت کا عرصہ
درج سوم	سپر نڈنٹ	۵ سال سے کم نہ ہو۔ بذریعہ ترقی ازاں پیڈ کلرک / اسٹنٹ جسکی ملازمت شعبہ اکاؤنٹ
"	ریجنل اکاؤنٹنٹ	۵ سال سے کم نہ ہو۔ اور اکاؤنٹ کے مضامین میں تمیز پاس کیا ہو۔
"	اسٹنٹ / پیڈ کلرک	(i) ۲۵ فیصد براہ راست بھرتی۔ (ii) ۷۵ فیصد بذریعہ ترقی ازاں نیئر کلرک قابلیت ۱۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے سند یافتہ۔ بذریعہ ترقی ازاں جو نیئر کلرک میٹرک کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے۔ بذریعہ براہ راست بھرتی و بذریعہ ترقی ازاں اسٹینو گرافسٹ۔ تعلیمی قابلیت ۱۔ میٹرک بمبوشارٹ ہنڈ۔ اسپڈ ۱۰۰ الفاظ فی منٹ و ٹائپنگ رفتار ۳۵ الفاظ فی منٹ ہو۔ براہ راست بھرتی تعلیمی قابلیت ۱۔ میٹرک بمبوشارٹ ہنڈ۔ رفتار ۸۰ الفاظ فی منٹ و ٹائپنگ رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہو۔
"	اسٹینو گرافر	
"	اسٹینو گرافسٹ	

نمبر ۶ :- نئے ملازمین جو بھرتی کئے گئے ہیں ان میں شیپٹون کی تعداد ۱۷ ہے۔ برہمی قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی تعداد ۱۷ ہے اور بلوچ قبائل سے متعلقہ اشخاص کی تعداد ۵ ہے۔ ان ملازمین کے مطلوبہ کوالیفیکیشن مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	عہدہ	جائے سکونت	قبیلہ	آسامی کوریگم جھنگ
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	مشر محمد حیات	فارسٹر	مکران	بلوچ	آواران
۲	” قاسم خان	”	زیارت	سارنگزئی	زیارت
۳	” برات خان	”	”	پانیزئی	” پانیزئی
۴	” منیر احمد	”	قلات	مری	قلات
۵	” نصر اللہ خان	”	کوہلو	زردکون	سبئی
۶	” محمد اسحاق	ڈپٹی ریجنل سیکرٹری	قلات	بلوچ	تریت
۷	” محراب خان	”	زیارت	سارنگزئی	زیارت
۸	” حیات خان	فارسٹ گارڈ	ترخٹو	کاکڑ	آرگ
۹	” وزیر محمد	”	گوال	پانیزئی	گوال
۱۰	” حبیب اللہ	”	نوشکی	میگل	نوشکی
۱۱	” پسند خان	”	سرخاب چیک پوسٹ	بلوچ	کوئٹہ
۱۲	” عبدالمنان	”	زرغون	دوہڑ	زرغون
۱۳	” عبدالقادر	”	ہرپوئی	بلوچ	ہرپوئی
۱۴	” تاج محمد	”	گڈے بار	لونی	گڈے بار
۱۵	” محمد انور	”	دکی	زردکون	دکی
۱۶	” محمد امیر	”	”	”	”
۱۷	” عبدالرزاق	”	بیلہ	بلوچ	بیلہ
۱۸	” عبدالرحیم	”	”	”	”
۱۹	” غلام اکبر	”	”	”	”
۲۰	” دین محمد	”	ہب	”	ہب
۲۱	” عبدالوہاب	فیلڈ اسٹنٹ	ہستونگ	رودینی	پڑنگ آباد
۲۲	” ضلع کوریگم پشیمین	محافظ شکار	زنگی لڈہ	بلوچ	کوئٹہ

۶	۵	۴	۳	۲	۱
مسخ گیم سنگیری	بازئی پٹھان	کوئٹہ پیشین	محافظہ شکار	مشر فتح اللہ	۲۳
"	بروہی	"	"	" ملا حسن خان	۲۴
				<b>ضلع چاغی</b>	
ریو گیم سنگیری	بلوچ	چاغی	"	محمد عثمان	۲۵
				<b>ضلع سیٹی</b>	
زبارت گیم سنگیری	پٹھان	زبارت گیم سنگیری	"	عبداللہ	۲۶
"	"	"	"	علی جان	۲۷
"	"	"	"	سرور جان	۲۸
"	"	"	"	سائے	۲۹
"	"	"	"	گوہر	۳۰
سنامانہ	"	سنامانہ گیم سنگیری	"	جمو خان	۳۱
"	"	"	"	موسیٰ جان	۳۲
				<b>ضلع کچی</b>	
بی بی نانی	برائٹوی	بی بی نانی محفوظ شکارگاہ	"	حضور بخش	۳۳
کنڈلانی	"	" " کنڈلانی	"	شاہ زمان	۳۴
رکتہ	"	" " رکتہ	"	عبدالرزاق	۳۵
"	"	" " "	"	سونا خان	۳۶
کوه ناغلی	"	کوه ناغلی	"	تاماس خان	۳۷
"	"	" " "	"	نودجانی	۳۸
دلیندو مورو	بجگڑی	دلیندو سورو	"	شیردل	۳۹

۶	۵	۴	۳	۲	۱
				<b>ضلع قلات</b>	
کوہ گنگ	بروی	کوہ کشک	محافظ شکار	عبدالقادر	۴۰
"	"	"	"	فقیر محمد	۴۱
چودانی	"	چودانی	"	اللہ رکھیا	۴۲
"	"	"	"	اسماعیل	۴۳
"	"	"	"	عبدالرحمان	۴۴
"	"	"	"	محمد ابراہیم	۴۵
اورنگ	بزنجی	اورنگ	"	محمد عثمان	۴۶
زیارت	بروی	زیارت	"	امیر بخش	۴۷
تکاپ	"	تکاپ	"	محمد ناصر	۴۸
جہاڑو	"	جہاڑو	"	یار محمد	۴۹
راغر خوشان	یلوج	راغر خوشان	"	عظیم خان	۵۰
"	"	"	"	عبدالنجیر	۵۱
"	"	"	"	عطا محمد	۵۲
کوہ راس	"	کوہ راس	"	رحمت اللہ	۵۳
"	"	"	"	عبدالواحد	۵۴
دیہون وچک	"	دیہون وچک (اسے حال ہی میں گیم سنگھری بنا یا گیا ہے)	"	عبدالقادر	۵۵
"	"	"	"	صفر	۵۶
"	"	"	"	ناکن	۵۷
"	"	"	"	ڈوڈو	۵۸
شاشان	"	شاشان	"	محمد عالم	۵۹
"	"	"	"	مدد خان	۶۰

۶	۵	۴	۳	۲	۱
ششان	بلوچ	ششان	محافظ شکار	حزہ ضلع مکران	۶۱
کرواہ کپ	"	کرواہ کپ گیم سنگری (اسے حال میں بنایا گیا ہے)	"	وزیر خان	۶۲
"	"	"	"	احمد خان	۶۳
"	"	"	"	داہر داد	۶۴
"	"	"	"	غلام رسول	۶۵
"	"	"	"	محمد سلیم	۶۶
بوزی مکولہ	"	بوزی مکولہ	"	کہلا لغاری	۶۷
"	"	"	"	سور	۶۸
"	"	"	"	پیر بلوچ	۶۹
"	"	"	"	زید	۷۰
اور مارہ	"	اور مارہ	"	داد بخش	۷۱
پنجگور	"	پنجگور	"	سول محمد	۷۲
"	"	"	"	محمد عالم	۷۳
				ضلع لسبیلہ	
کھر کھرہ	"	کھر کھرہ (اسے حال میں گیم سنگری بنایا گیا ہے)	"	عبدالحق	۷۴
"	"	"	"	محمد ہاشم	۷۵
"	"	"	"	عبدالغفور	۷۶
"	"	"	"	محمد امین	۷۷
ہوشاپ	"	ہوشاپ گیم سنگری	"	سور	۷۸

۶	۵	۴	۳	۲	۱
بلوچستان	بلوچ	بلوچستان	محافظہ شکار	غلام نبی	۷۹
دیپکا	"	دیپکا گیم سنگھری (اسے حال ہی میں بنایا گیا ہے)	"	محمد دوستی	۸۰
"	"	"	"	محمد دل حسن	۸۱
"	"	"	"	نسیر	۸۲
"	"	"	"	محمد ایوب	۸۳
"	"	"	"	محمد ولد بلوچ	۸۴
"	"	"	"	مزانی	۸۵

جیسا کہ مندرجہ بالا کو ایف سے ظاہر ہے متعلقہ اشخاص کو انہی علاقوں میں ملازمت میں لگایا گیا ہے۔ جہاں پر کہ آسامیاں موجود تھیں اور اس سلسلہ میں پشتونوں اور دوسری قومیت کے لوگوں میں کوئی بھی تفاوت نہیں برتی گئی ہے۔ اندرین بارہ یہ بتانا ضروری ہے۔ کہ ویسٹ پاکستان وائلڈ لائف پریکٹیشن آرڈیننس مجریہ ۱۹۵۹ء قبائلی علاقہ جات ( ) میں لاگو نہیں ہے۔ لہذا ان علاقہ جات میں گیم سنگھری و محفوظ شکار گاہ وغیرہ قائم نہیں کئے جاسکتے۔ نیز محافظ شکار وغیرہ کی تعیناتی انہی علاقوں میں کی گئی ہے۔ جہاں پر کہ گیم سنگھری و محفوظ شکار گاہیں قائم کی گئی ہیں۔

نمبر ۷ :- تمام ملازمین قواعد اور ضوابط کے مطابق بھرتی کئے گئے ہیں۔ جہاں تک فارسٹ گارڈوں کا تعلق ہے۔ مطلوبہ تعلیمی قابلیت کے ملنے پر اس امیدوار دستیاب نہیں ہیں۔ لہذا کم تعلیمی قابلیت کے امیدواروں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ تاکہ کام میں کئی قسم کی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ حکومت بلوچستان کو قواعد میں تعلیمی معیار کم کرنے کیلئے تجاویز پیش کی گئی ہیں اور معاملہ زیر غور ہے۔

نمبر ۸ :- اس سوال کا جواب، سوال نمبر ۷ کے جواب میں موجود ہے۔

نمبر ۹ :- رواں مالی سال میں مندرجہ ذیل درجہ سوئم کے اہلکاروں کو ترقی دی گئی :-

- ۱۔ مسٹر خیر الدین ڈیپٹی ریجر ، قوم لہری بلوچ کو بعبدہ فارسٹ ریجر ترقی دی گئی۔
  - ۲۔ مسٹر محمد یوسف ڈیپٹی ریجر ، قوم کانسٹی کو بعبدہ فارسٹ ریجر ترقی دی گئی۔
  - ۳۔ مسٹر احمد رضا ڈیپٹی ریجر ، قوم بلوچ کو بعبدہ فارسٹ ریجر ترقی دیکر پٹی میں تعینات کیا گیا ہے۔
- جہاں کہیں کہیں خالی تھی۔

**قائد الوان** - جناب جناب چھا ہوا ہے۔ کیا میں سارا جواب پڑھوں۔ یہ بہت لمبا ہے۔ آپ نے پورا جواب پڑھ لیا ہوگا۔ اگر کوئی ضمنی سوال کرنا ہے تو کہیں۔

**خان عبدالصمد خان اسپکری** - کیا وزیر صاحب اس کا سبب بتائیں گے کہ اس محلے میں براہ راست بھرتی کبھی ۷۵ فیصد تک پہنچ جاتی ہے اور کبھی ۵۰ فیصد ہوتی ہے۔ اور کم سے کم ۲۵ فیصد ہے تو کمیٹی کا وہ نظام کہاں رہا۔ جب براہ راست ۷۵ فیصد آپ نے اپنی مرضی سے بھرتی کرنے میں تو کمیٹی یا اس نظام کا کیا کام ہوگا۔

**قائد الوان** - میرا خیال ہے کہ یہ براہ راست بھرتی نہیں ہو سکتی ہے بلکہ یہ قوانین اور ضابطے کے تحت ہوتی ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات بوقت ضرورت با امر مجبوری براہ راست بھرتی کر لی گئی ہو۔ لیکن عموماً قوانین اور ضابطے کے تحت اس پر غور آمد کیا گیا ہے۔

**خان عبدالصمد خان اسپکری** - کیا وزیر صاحب یہ تسلی دلائیں گے کہ یہ طریقہ بدل دیا جائیگا کہ ۷۵ فیصد اور ۵۰ فیصد براہ راست بھرتی کئے جاتے ہیں۔

**قائد الوان** - آپ اپنا سوال دوبارہ دہرائیں۔

**ڈسٹر اسپیکر** - جام صاحب براہ کرم Chair کو ایڈریس کریں۔

**قائد الوان** - جناب میں معزز نمبر سے سوال دہرانے کے متعلق کہہ رہا تھا۔

**ڈسٹر اسپیکر** - ٹھیک ہے۔ بہر حال آئندہ آپ Chair کو Address کیا کریں۔

**قائد الوان** - بہتر جناب۔

## خان عبدالصمد خان آپسکرنی۔ ضمنی سوال میرا یہ ہے کہ آپ نے جو ۵ فیصد کا کہا تھا۔

میں آپ کے جواب سے یہ سمجھا کہ وہ یا آپس پر غور نہیں کرتے تو کیا آپ اس ایمان کو یقین دلا سکتے ہیں کہ یہ قاعدہ آپ بدل دیں گے۔ کیونکہ ۵ فیصد یا ۵۰ فیصد براہ راست بھرتی کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ یہ قاعدہ آپ بدل دیں اور ۱۰ فیصد یا ۵ فیصد اپنی مرضی کی بھرتی کے لئے رکھیں باقی کو بقاعدہ افسروں کے تحت بھرتی کریں۔

**Leader of the House :** Sir, I will require notice for it, as we are following the old rules and the Government may consider to change them if necessary.

## خان عبدالصمد خان آپسکرنی۔ شکریہ جناب فرزند ضمنی سوال۔

کیا وزیر صاحب کو معلوم ہے کہ ابھی حال ہی میں یہ بات کہی گئی ہے کہ پٹھانوں کی آبادی پہلے سے زیادہ ہو چکی ہے اور یہ کہا گیا کہ پٹھانوں کو آبادی سے بڑھ کر نمائندگی دی گئی ہے۔ ایسکن آپ نے جو وجوہ کے جواب میں فرمایا ہے کہ نئے ملازمین جو بھرتی کئے گئے ہیں ان میں پشتونوں کی تعداد ۱۷ ہے اور برہمنوں کی تعداد ۱۷ ہے اور بلوچ قبائل سے متعلقہ اشخاص کی تعداد ۵۱ ہے۔ اس حساب سے جو پشتونوں کو حصہ دیا گیا ہے وہ تقریباً بھی نہیں بلکہ پانچواں حصہ بنتا ہے۔ یہ نا انصافی پشتونوں کے ساتھ کیوں کی گئی ہے ؟

**قائد ایوان۔** جہاں تک اس معاملے کا تعلق ہے۔ عمر نا جہاں پر جب ملازمت ہوتے ہیں اس علاقے میں بھرتی عمل میں آتی ہے۔

## خان عبدالصمد خان آپسکرنی۔ جناب اسپیکر! میرے سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔

سوال کیا تھا۔ کہ یہ سرکاری طور پر کہا گیا ہے کہ پٹھانوں کی آبادی بڑھ رہی ہے اور ان کے ساتھ منصفانہ سلوک اور بہت اچھا رٹا دیا جاتا۔ ایسکن جواب سے ظاہر ہے کہ پٹھانوں کو ۸ حصہ ملا ہے اور چار حصے دوسروں کے لئے ہیں ایسا کیوں ہوا۔

**قائد ایوان۔** جناب General Services میں پٹھانوں کو نظر انداز نہیں کیا گیا ہے بلکہ ان کو اپنی آبادی کے

لحاظ سے بجا زیادہ سرورسری میں لیا گیا ہے۔

سپیکر۔ جام صاحب! آئندہ کے لئے کوئی تسلی دلا کر ہاؤس کی جان چھڑا دیں۔

Leader of the House: I assure him that this Government will give all due consideration to the Pathans.

## \* 254۔ خان عبدالصمد خان اسپکرئی۔

کیا وزیر زراعت بتلائیں گے کہ:-

- (۱) صوبہ میں سرکاری طور پر محفوظ جنگلات کا رقبہ کیا ہے اور کس کس قدر کہاں کہاں واقع ہے۔
- (۲) مختلف مقامات پر کس کس درخت کا جنگل واقع ہے ؟
- (۳) کیا صوبہ میں جنگلات کے رقبہ میں مزید اضافہ کے لئے کوئی انتظام موجود ہے ؟
- (۴) اگر (۳) کا جواب اثبات میں ہے تو وہ کیا ہے اور رواں مالی سال میں اس سے کس قدر اضافہ ہوا ہے۔ اور مزید کس قدر مطلوب ہے۔
- (۵) صوبہ میں کس کس قدر رقبہ پر غیر سرکاری جنگل موجود ہے۔ کہاں کہاں، کس کس قدر اور کس کس درخت کا ؟
- (۶) کیا صوبہ میں غیر سرکاری جنگلات کی حفاظت اور اضافہ کے لئے کوئی انتظام یا تجویز موجود ہے ؟
- (۷) اگر (۶) کا جواب اثبات میں ہے تو وہ کیا ہے اور رواں مالی سال میں اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوا ہے ؟
- (۸) اگر (۷) کا جواب نفی میں ہے تو کیوں ؟

## قائد الوان۔

ممبرا۔ صوبہ بلوچستان میں دو مختلف قوانین متعلقہ جنگلات حاوی ہیں۔ اولاً بلوچستان فارسٹ ریگولیشن ۱۸۹۰ء جس کا اطلاق بلوچستان کے ان علاقوں پر ہوتا ہے جو سابقہ کوسٹ ڈویژن میں شامل تھے۔ بین علاقہ کوسٹیشن، جاغی، سیٹی، لدرائی و ژوب، دوئم پاکستان فارسٹ ایکٹ ۱۹۲۷ء جو سابقہ قلات ڈویژن کے اضلاع تک محدود ہے۔ چنانچہ وہ رقبہ جات جو اولڈ کو قانون کے تحت سرکاری تحویل میں لئے گئے۔ انہیں سٹیٹ فارسٹ یا سرکاری جنگل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور پاکستان فارسٹ ایکٹ کی دفعہ ۲۹ کے تحت حاصل کردہ رقبہ جات کو محفوظ جنگل قرار دیا گیا ہے۔ سابقہ کوسٹ ڈویژن میں بعض جنگلات کو

۱۹۳۶ء سے قبل سرکاری جنگل بنایا گیا اور بعض رقبہ جات پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد سرکاری جنگل قرار دیئے گئے۔ ان سرکاری جنگلات و محفوظ جہازوں کا رقبہ ضلع وار درج ذیل کیا جاتا ہے۔

ضلع	۱۸۹۰ء سے اگست ۱۹۳۶ء تک رقبہ (ایکڑ)	اگست ۱۹۳۶ء سے بعد رقبہ (ایکڑ)	کل رقبہ
کوئٹہ پشین	۱۲۵۳۵۶	۱۵۱۵۶۱	۲۷۷۰۱۷
جسائی	۸۹۸۵۶۰	۳۵۵۰۰	۹۳۴۰۶۰
بٹاک	۶۰۲۲۶	۱۶۷۲۶۳	۲۲۷۴۸۹
پورانی	۶۶۵۹۷	۹۲۹۳۸	۱۵۹۵۳۵
ٹوب	۳۳۱۰	۷۷۹۷۱	۸۱۲۸۱

قوات ڈیرن میں پاکستان فارسٹ ایکٹ ۱۹۳۷ء کا اطلاق ہوا دفتر نمبر ۲۹ کی رو سے مندرجہ ذیل رقبہ جات محفوظ جنگل وقتاً فوقتاً قرار دیئے گئے۔

ایکڑ	۱۹۸۹۳۷	= ضلع قلات
"	۵۱۸۳۰	= ضلع کچی
"	۳۸۳۰۰	= ضلع مکران
"	۳۱۴۷۳۰	= ضلع خاران
"	۳۹۳۰۲۵	= ضلع بسملہ

نمبر ۲ :-

قسم ورقان	نام سرکاری جنگل	ضلع
اولیٰ	زرخون پہاڑ	کوئٹہ پشین
نچک جنگل ایش	ہزار گئی	
اولیٰ	سود غنڈ	
غز	سود خاب	

۳	۲	۱
نخجک و اویشت	ترغزو	کوه دوشین
غز	پو پوزنی	چاغی
نخجک (گوان، غز)	حصار	سبی
هینگ	کچاؤ	لودلان
اویشت	کوه سلطان	زیارت
دنگلی زیتون	وام کچو تنگامر	گلوشهر - لهری
کندها - غز	کچکلا اوغزه	چو تهر
اویشت	چو تهر	گذی بار
پهلانی	کولار و سچگور	نورچی دگنر
نخجک شتک	هپت آباد	کرای
غز	شین غز	کیبپ
گھاس و جھاڑی	بہلول	مشرقی
گھاس	خاطوکه	ہرولہا
چلغوزہ	منگچر، دشت بدو، شیواصل، شیخوای	قلات
دنگلی زیتون	چلشن	محمد شاہی
نخجک و دنگلی زیتون		
دنگلی زیتون و گھاس		
اویشت و نخجک		
اویشت		
گھاس و جھاڑی		
نخجک		
گھاس و جھاڑی		

۱	۲	۳
قلات	کرخ	غز
خاران	مکاپ، گرگ	گھاس و جھاڑی
	بجک، گورگان، بدو دریا و پنجشا۔ گرہل و سیمہ	فنجک (گوان)
قلات	جھلاوار	تاغز۔ غز
خضدار	کھرا ڈوری، منڈی، چیری، شاہ شیر	گھاس و جھاڑی
	منڈی، ساسول	غز
مکران	شادی کوہ	غز
بیہ	دہی، آوارہ، دنگوئی، جوریا۔ پیرسوانی	کنڈی۔ ببول۔ غز
	خریل۔ دیچ۔ سوڈیا۔ ہب کیمپٹ۔	
	پورالی۔ چچی	

**نمبر ۳۔** ہر قدرتی پیداوار چاہے وہ جنگلات ہوں یا زرعی فصلات کا تمام تر دار و مدار سازگار آب و ہوا پر منحصر ہے۔ سب سے اہم بارش یا پانی کی فراوانی ہے۔ صوبہ بلوچستان قدرتی طور پر ایسے خطہ میں واقع ہے۔ جہاں بارش و پانی کی سخت قلت ہے۔ یہی نہیں بلکہ بارش کی آمد غیر یقینی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے کئی سال رگھتا رگھتا بارش نہیں برستی۔ قدرتی رکاوٹ کے باعث جنگلات یا درختان کا قدرتی اضافہ مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ علاوہ ازیں مال مویشی کی کثرت و آزادی چرائی ہمیشہ درختوں کی نشوونما میں حائل رہتی ہے۔ سرکاری جنگلات میں بھی حقوق چرائی محفوظ کئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے مالدار مرضی کے مطابق مویشیوں کو لایکتے ہیں۔ جو اکثر قدرتی تہاتات کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان حالات کی موجودگی میں قدرتی طور پر درختان میں اضافہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ جہاں تھوڑی بہت پانی کی سہولت میسر ہے۔ وہاں معنوی طریقہ سے جنگلات میں اضافہ کی کوشش جاری ہے۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) سال رواں میں پٹیل ڈیرہ سے جھٹ پٹ تک شاہراہ کے ہر دو اطراف پر ۲۵ میل لمبائی پر درخت لگائے جائیں گے۔

(۲) سیلاب کے پانی کو استعمال کر کے گھوشہ (ضلع تٹی) سرکاری جنگل میں ۱۰۰ ایکڑ رقبہ زیر جنگلات لایا جائے گا۔

(۳) گوادریس علی بندر گاہوں کے ارد گرد دیت کی نقل مکانی کی روک تھام کے لئے ۷۳ ایکڑ رقبہ پر درخت لگائے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے ذخیرہ جات تیار کرائے گئے ہیں اور شجر کاری کا کام شروع ہے۔

(۴) مستونگ زمری جنگلات و پشکوم فارم میں ۱۰ ایکڑ رقبہ میں توت کے درخت لگائے جائیں گے۔ جو ریشم کاری کی صنعت کے فروغ کے لئے اشد ضروری ہیں۔

(۵) سرخاب اور وڈ کاک سرکاری جنگل میں ۳۰ ایکڑ رقبہ میں درخت لگانے کا پروگرام مکمل کر لیا گیا ہے۔

(۶) محکمہ جنگلات پٹ فیڈر کے علاقہ میں ۳۰۰۰۰ ایکڑ رقبہ مہر پانی کے حصوں کے لئے کوشاں ہے۔ اس ضمن میں بوڈ آف لائیوڈ سے باقاعدہ رابطہ قائم ہے۔ اگر مطلوبہ رقبہ مہر پانی محکمہ جنگلات کی تحویل میں دے دیا جائے تو موزوں قسم کے جنگلات اگا کر رقبہ میں اضافہ ہوگا۔

**نمبر ۳** - سوال نمبر ۱ کے جواب میں معاملہ کی وضاحت کر دی گئی ہے۔

**نمبر ۵** - غیر سرکاری جنگلات کے رقبہ کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کی کبھی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ تاہم اس قسم کے جنگلات کا زیادہ تر حصہ اجتماعی طور پر صرف ضلع ثواب میں واقع ہے۔ جہاں پلنوزہ نشتر، جنگلی زمینوں، فینک کے درختان پائے جاتے ہیں۔ ان کا مجموعی رقبہ ۱۸۷، ۵۵، ۲۰ ایکڑ ہے۔ باقی علاقوں میں اگا دکا درخت ہیں۔ جو جنگلات کی صحیح تعریف میں نہیں آتے۔ اور نہ ہی ان کا صحیح رقبہ معلوم کرنا ممکن ہے۔

**نمبر ۶** - غیر سرکاری جنگلات زیادہ تر شمال مشرقی قبائلی حدود میں واقع ہیں اور متعلقہ قبائل حقوق کے مطابق ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ البتہ چند اقسام درخت جو قبائلی علاقہ یا کسی قوم کی تحویل میں ہیں۔ کو محفوظ درخت قرار دیا گیا ہے۔ صرف سبز درختان کی کٹائی کی ممانعت محکمہ جنگلات کی کٹائی میں شامل ہے۔ باقی مقدار لوگ ذاتی استعمال کے لئے بلا اجازت لکڑی وغیرہ حاصل کر سکتے ہیں۔ البتہ فروخت کے لئے شہر لوہوں محفوظ درختان سے حاصل کردہ لکڑی کو لانے کے لئے اجازت نامہ تالان کے مطابق حاصل کرنا پڑتا ہے۔ تاکہ سپر درختان کو ناجائز طور پر کاٹ کر برے فروخت نہ لایا جائے۔ دیگر ان علاقوں میں محکمہ جنگلات کو نہ تو کام کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی متعلقہ قبائل کی کسی قسم کا حکمانہ دخل برداشت کرتے ہیں۔

نمبر ۸۷۰ سوال نمبر ۶ کے جواب کی رو سے حقیقت واضح ہے ۔

**خان عبدالصمد خان اسپرکئی** - وزیر مہادب نے ابھی فرمایا تھا کہ سبز درختوں کی حفاظت گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے ۔ کیا وزیر مہادب کو علم ہے کہ کوئٹہ شہر میں چیلوڑہ اور اولبشت کی سبز لکڑی ہرزوز آئی ہے اور عام بازار میں فروخت ہوتی ہے ۔

**قائد ایوان** - گورنمنٹ اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہی ہے کہ ان جنگلات کو محفوظ کہا جاسکے ۔ اور میں معزز نمبر کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے وہ کوشش کرے گی کہ ان سبز درختوں کی حفاظت کی جاسکے ۔

**میاں سیف اللہ خان پراچہ** - وزیر اعلیٰ مہادب نے ابھی فرمایا ہے کہ سرکاری جنگلات میں جو لکڑی ہے اسکا تحفظ کیا جاتا ہے ۔ زر خون کا بہاؤ سرکاری جنگل ہے وہاں سے ہرزوز لکڑی سولگدھے سبز لکڑی لیکر آتے ہیں ۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ محکمہ جنگلات نے اسکے متعلق سیکرٹری مہادب اور متعلقہ وزیر صاحب کو بھی لکھا ہے ۔ کیا وزیر مہادب یہ بتائیں گے کہ اس سلسلے میں وہ کیا اقدام اٹھا رہے ہیں ۔ ؟

**قائد ایوان** - اس سلسلے میں حکومت پوری طرح عمل درآمد کر رہی ہے ۔ لیکن چونکہ علاقہ بہت وسیع ہے اور لوگ قانون کو توڑ کر اس علاقے میں داخل ہو جاتے ہیں اس لیے حکومت کوشش کر رہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے ان لوگوں کا داخلہ بند کر دے ۔

**میاں سیف اللہ خان پراچہ** - حکومت کیا اقدام کریگی کہ یہ جنگل جو ناجائز طریقے سے ختم کیا جا رہا ہے اس کو روکا جاسکے ۔

**قائد ایوان** - حکومت ایسا انتظام کریگی جس سے درختوں کا تحفظ کیا جاسکے ۔

**خان عبدالصمد خان اسپکرنی** - وزیر صاحب۔ ان پرانے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ جناب ہم تو بات کر رہے ہیں کوئٹہ شہر کی۔ کہ کوئٹہ کے ٹالوں میں، دوکانوں میں آج بھی یہ لکڑی موجود ہے۔ اگر آپ کوئی آدمی چاکر دیکھے۔ کچلاک شہر میں لکڑی کا ایک ٹال ہے جس میں زیارت کی لکڑی موجود ہے۔ اور ہر جگہ بازاروں میں اس لکڑی کی خرید و فروخت جاری ہے۔ اس کا آپ کیا تدارک کریں گے؟

**قائد ایوان** - حکومت اس کا تدارک ضرور کرے گی لیکن جو لوگ قانون کو توڑنا چاہتے ہیں حکومت ان کے خلاف ایسے اقدامات کرے گی کہ وہ لوگ قانون کو نہ توڑ سکیں۔

**خان عبدالصمد خان اسپکرنی** - کیا آپ کو یہ علم ہے کہ محکمہ جنگلات کو یہ شکایت رہی ہے کہ وہ جن قانون شکن لوگوں کو بکرتے اور عدالت میں پیش کرتے ہیں وہاں پر ان لوگوں پر دو تین روپے یا زیادہ سے زیادہ پانچ روپے تک جرمانہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ فرنیچر میں اس کے لئے خاص مجسٹریٹ ہوتے ہیں۔ وہ سولے جنگلات کے مقدمات کے اور کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔ کیا آپ ان کی بیروی میں محکمہ جنگلات کی حفاظت کے لئے ایسے اقدامات کریں گے؟

**قائد ایوان** - اس کے جواب کے لئے مجھے نیا نوٹس چاہیے۔

**خان عبدالصمد خان اسپکرنی** - ابھی آپ نے کچھ علاقوں کا نام لیا ہے کہ مختلف جگہوں پر درختوں کے اضافہ کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میں نے اس پر نظر ڈالی ہے، یہ تقریباً تمام علاقے قلات ڈویژن سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ کیا کوئٹہ میں جنگلات کی ضرورت نہیں ہے یا ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔

**قائد ایوان** - ضرورت تو ہر جگہ ہی ہوتی ہے لیکن قلات میں کچھ زیادہ ہی ضرورت ہے۔

**خان عبدالصمد خان اسپکرنی** - اور کوئٹہ میں جنگلات کا نہ ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

قائد الوان - نہیں نہیں، کوئیٹہ میں بھی ہونا چاہیے۔

میسٹر اسپیکر - اگلا سوال۔

## بند 255 - خان عبدالصمد خان اسپکرنی۔

کیا وزیر زراعت بتلاؤں گے کہ ۱۔

- ۱۔ کیا صوبہ میں کسی جگہ سرکاری یا غیر سرکاری زمینوں کے درختوں کا جنگل موجود ہے ؟
- ۲۔ ایسے جنگلات کا رقبہ اور ان میں درختوں کی تولد علیحدہ علیحدہ کیا ہے ؟
- ۳۔ زمینوں کے ان جنگلات میں اضافہ کا کوئی امکان موجود ہے ؟
- ۴۔ اگر (۳) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ نے اس کے لئے کیا انتظام کیا ہے۔ اگر نہیں کیا ہے تو کیوں؟

## قائد الوان۔

۱۔ جنگلی زمینوں جیسی خورد رو درختان زمینوں کے سرکاری و غیر سرکاری جنگلات زیادہ تر صوبہ کے شمال مشرقی علاقہ میں پائے جاتے ہیں ان میں شیرانی سب ڈویشن۔ بابر اور کبیرنی واقع لوئر ژوب سب ڈویشن خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ماسوائے کپیپ اور مٹھ پیل سرکاری جنگلوں کے باقی تمام جنگلات اندرونی حدود شیرانی غیر سرکاری ہیں۔ اسپطرح بہاول لوئر ژوب میں واحد سرکاری جنگل ہے۔ البتہ غیر سرکاری جنگلات میں کھڑے درختان پذیریم نوٹیفیکیشن محررہ ۱۹۸۱ محفوظ درختان چلے آ رہے ہیں جسکی رو سے کٹائی سبز درختان ممنوع قرار دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں علاقہ ہرنالی کے شمال مشرق حصہ میں بھی جنگلی زمینوں کے سرکاری جنگلی واقع ہیں۔

۲۔ سرکاری جنگلات کا رقبہ ۸۶،۸۶۱ ایکڑ ہے درختوں کی صحیح تعداد کا اندازہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کی ضرورت ہے۔ غیر سرکاری جنگلات کا صحیح رقبہ معلوم نہیں۔

۳۔ ہر قدرتی نباتات، آب و ہوا و زمین کے وسائل کے مطابق پیدا ہوتی ہے چنانچہ جنگلی زمینوں کے درخت اکثر ۵۵ فٹ سے ۶۵ فٹ بلندی تک پائے جاتے ہیں ان کی افزائش کے لئے کم از کم ۲۱ اوسط بارش کی ضرورت ہے۔ اس لئے اس قسم کے جنگلات اسی خط میں پائے جائیں گے۔ جہاں ایسے قدرتی

وسائل مہیا ہو سکیں چنانچہ ان جنگلات کا ایک مخصوص علاقے میں موجود ہونا دلالت اس بات کہ ہے کہ حالات درخت کی پرورش کے لئے مفید ہیں اگر جنگلی زیتون کو اس کے اصلی خطے سے ہٹا کر کہیں اور لگانے کی کوشش کی جائے تو ہرگز کامیابی نہ ہوگی اس لئے آب و ہوا اور قدرتی اور زمینیں وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس درخت کو کسی اور رقبہ میں نہیں اگایا جاسکتا اس ضمن میں یہ بھی بتانا مناسب ہوگا کہ تمام زیتون کے جنگلات چاہے وہ سرکاری یا غیر سرکاری ہیں۔ مال چرائی کے لئے کھلے ہیں مال مویشیوں کی تعداد اور غیر مناسب چرائی کی وجہ سے نئی پیداوار قدرتی طور پر ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی۔

۳۔ سوال نمبر ۳ کا جواب واضح ہے اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔

**خان عبدالصمد خان چکنی**۔ کیا وزیر صاحب۔ یہ تبادلوں کے سوال کے جواب میں آپ نے جس طرح کے حالات بیان کئے ہیں، اس سلسلے میں بہتری کی کوئی تجویز آپ کے سامنے ہے۔ یا اس کے لئے حفاظت کا کوئی انتظام کیا جائیگا۔ مویشی اس طرح چر رہے ہیں اور ان پر کوئی بندش نہیں ہے۔ کیا آپ ان پر بندش لگائیں گے؟

**قائد الوان**۔ بندش تو موجود ہے لیکن افسوس ہے کہ لوگ بندش کے باوجود قانون شکنی کرتے ہیں اور یہ حکومت کا فرض ہے کہ قانون شکنی کرنے والوں کے خلاف قانون کے تحت کارروائی کرے۔

**خان عبدالصمد خان چکنی**۔ دیکھیں! آپ نے یہاں کہا ہے کہ زیتون کے جنگلات چلنے وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری ہوں۔ چرائی کے لئے کھلے ہیں۔ اور مناسب تعداد میں مویشی چرانے کی اجازت ہے کیا ان جنگلات کو تباہ کرنے کے لئے؟

**قائد الوان**۔ جہاں تک سرکاری اور غیر سرکاری جنگلات کا سوال ہے، اگر جنگلات کسی کی ذاتی ملکیت ہیں تو حکومت کے ساتھ ساتھ یہ مالکوں کا بھی فرض ہے کہ وہ انکا تحفظ کریں۔ یقیناً لوگ اپنی ذاتی ملکیت کا تحفظ کریں گے۔ اور اسی طرح حکومت بھی ہر وقت ضرورت آن کا تحفظ کرے گی۔ شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں کھلا رکھا گیا ہے۔

## ✽ 256 - خان عبدالصمد خان چکنی - کیا فیضیہ محکمہ زراعت بتلا میں گئے کہ۔

- ۱۔ کیا حکومت کو علم ہے کہ مرکزی حکومت بڑے پیمانے پر مختلف مقامات پر زیتون کے اچھے اقسام کی کاشت (انتظام) کر رہی ہے ؟
- ۲۔ کیا اس سلسلے میں مرکزی حکومت نے صوبہ کے محکمہ کے ساتھ رابطہ پیدا کیا ہے یا دوسری جانب سے کوئی تلاش ہوئی ہے ؟
- ۳۔ کیا محکمہ نے صوبہ میں اچھے قسم کے زیتون کے کاشت کی کوئی ایسی سکیم بنائی ہے جس پر بطور فرد یا مرکزی حکومت کی امداد سے عمل کرایا جائے۔
- ۴۔ اگر (۳) کا جواب اثبات میں ہے تو سکیم کی تفصیل کیا ہے ؟
- ۵۔ اگر (۳) کا جواب نفی میں ہے تو کیا اب محکمہ ایسا کرے گا اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟
- ۶۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ کے مختلف مقامات پر کچھ عرصہ قبل نہایت مفید میوہ دار اور بے میوہ درختوں کے غیر مرکزی جنگلات کے وسیع رقبے موجود تھے جو غیر ملکی اور لبنانی ملکی حکومتوں کی غفلت کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں کیا حکومت ان تباہ شدہ جنگلات کو بحال کرنے کے لئے مرکزی اور بین الاقوامی امداد سے کوئی پروجیکٹ بنائے گی ؟ اگر نہیں تو کیوں ؟

## قائد ایوان -

- (۱) سوال کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زیتون کے اچھے اقسام کی کاشت کا اشارہ زیتون کی اقسام کی طرف ہے جس کے تخم سے زیتون کا تیل حاصل کیا جاتا ہے اگر یہ صحیح ہے تو پھر اس قسم کے درخت کی کاشت محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں نہیں آتی اس کی افزائش وغیرہ کا براہ راست محکمہ زراعت کے دائرہ عمل میں آتی ہے۔ اس لئے محکمہ جنگلات کا اس منہو بے سے کوئی سروکار نہیں۔
- (۲) مرکزی حکومت نے محکمہ زراعت بلوچستان سے مشورہ کیا تھا اور تجاویز طلب کی تھیں محکمہ مذکور نے آپ دہوا اور بارش کے کوآئف کے پیش نظر زیتون صوبہ ہذا میں لگانے کا مشورہ نہیں دیا۔
- (۳) سوالات ۳ تا ۵ کو جوابات ۱ و ۲ کی روشنی میں دیکھا جائے بہر حال کوئی سکیم نہیں بنائی گئی۔
- (۶) جب تک مفید میوہ دار اور بے میوہ درختوں کے ناموں کی وضاحت کی جائے۔ صحیح جواب دینا

ناممکن ہے۔ کیونکہ مفید میوہ دار یا غیر مفید میوہ دار یا بے میوہ کی شناخت اسی وقت کی جاسکتی ہے۔ جب ان کے عام فہم نام سے روشناسی کی جائے۔ اور ان کے متعلق دیگر کوائف کا ذکر بھی ہو۔

**خان عبدالصمد خان اسپرکرنی۔** جناب اسپیکر صاحب! میرا سوال نہایت واضح ہے بلکہ۔ کیا وزیر محکمہ زراعت بتلائیں گے؟ سے سوال شروع ہوتا ہے۔ اور جواب میں بتایا گیا ہے کہ ”سوال کی نوعیت سے معلوم ہوتا ہے کہ زیتون کی اچھی اقسام کی کاشت کا اشارہ زیتون کی اسی قسم کی طرف ہے۔ جس کے تخم سے زیتون کا تیل حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو اس قسم کے درخت کی کاشت محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں نہیں آتی۔“ میں تو محکمہ جنگلات سے پوچھا ہی نہیں میرا اشارہ تو محکمہ زراعت کی طرف ہے۔ اور اگر زراعت والوں نے مرکزی حکومت کو اس سلسلے میں کوئی مشورہ نہیں دیا ہے تو اس کا سبب کیا ہے؟ اس قسم کا زیتون تو بہاں ہوتا ہے اور کافی بڑے رقبے پر ہوتا ہے اسکی اچھی قسم کیوں نہیں ہوتی؟

**قائد ایوان۔** اگر معزز ممبر جناب کو دیکھیں تو میرے خیال میں اس سوال کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اگر زیتون کی اچھی قسم ہے۔ تو صوبائی حکومت ضرور اس پر توجہ دے گی۔ بلکہ اگر خان صاحب کو ایسا معاملہ میں اگر کوئی تجربہ حاصل ہے تو اس سے بھی فائدہ اٹھائیگی۔

**خان عبدالصمد خان اسپرکرنی۔** آپ کے جواب میں یہ موجود ہے کہ شیرانی میں نرلوں ایکڑ رقبہ میں زیتون کا جنگلی قسم کا فارم ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کو بہتر قسم کے زیتون میں کیوں تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ اور کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔

**Leader of the House :** I have taken notice of the Honourable member's suggestion and we will try to make some experiment and will see if it can improve.

**257۔ خان عبدالصمد خان اسپرکرنی۔** کیا وزیر زراعت بتلائیں گے کہ۔  
۱۔ کیا حکومت کو علم ہے کہ مزرعی ٹیکنیک جسے حکومت نے مال سال کے شروع میں معاف کیا۔

ہرنائی کے پتھروں سے اب تک اس مہمان سے وصول کیا جا رہا ہے کہ یہ معافی صرف اونٹوں اور گدھوں پر لا دکر فروخت کرنے والوں کے لئے ہے۔ ریل کے ذریعہ بلوچستان کے مختلف مقامات پر لے جانے والوں کے لئے نہیں ہے ؟

۲۔ اگر (۱۱) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے اس کا کیا تدارک کیا ہے۔

۳۔ کیا یہ وصولی بند کرائی گئی ہے۔ اور ناجائز طور پر وصول شدہ ٹیکس ہرنائی کے غریب خاں کشوں کو واپس کیا گیا ہے ؟

۴۔ اگر (۳) کا جواب نفی میں ہے تو کیا اب اس ناجائز کارروائی کو بند کیا جائے گا اور وصول شدہ رقم واپس کی جائے گی۔ اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

## قائد الوان۔

۱۔ یہ حقیقت پر مبنی نہیں ہے کہ مزوری ٹیکس کی طرز پر قسم کر دیا گیا ہے دراصل بلوچستان کے اندر استعمال ہونے والی مزوری ٹیکس عائد نہیں اور نہ ہی دیگر کوئی پابندی ہے البتہ جو مزوری صوبہ کا ہر بھی جاتی ہے اس پر محصول ملکیتی بشرح ۵۰۔۵ پیسے فی من وصول کیا جاتا ہے۔ لہذا جو مزوری ہرنائی سے بیرون صوبہ برآمد کی جاتی ہے صرف اس پر یہ محصول وصول کیا جاتا ہے۔

اندریں بارہ یہ بتانا غیر ضروری نہ ہو گا کہ اس قسم کا محصول اضلاع مکوران و سبیلہ میں بھی وصول کیا جاتا ہے۔ اور اس کی رقم ہرنائی سے وصول کئے جانے والے محصول سے کم از کم ہارگناز بارہ ہے۔ لہذا قانون کا اطلاق تمام صوبہ میں یکساں طور پر جاری ہے۔

۲۔ اجلاس مجلس وزراء مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۶۷ء کی اضافی آئٹم ۲ میں یہ معاملہ زیر بحث آیا جس میں اس امر کی وضاحت کی گئی اور فیصلہ کے مطابق پریس نوٹ جاری کرنے کی تجویز جناب معتمد صاحب مذاقت کو ارسال کی جا چکی ہے مجلس وزراء کی روئیداد حوالہ بالا کی نقل لف ہلا ہے۔

۳/۳۔ محکمہ جنگلات کے علم میں ایسا کوئی معاملہ نہیں آیا ہے جس میں محصول ناجائز طور پر وصول کیا گیا ہو۔

نقل

## اضافی آئٹم نمبر ۵۔ مزوری ٹیکس کا خاتمہ

اجلاس کا توجہ اس امر کی طرف دلائی گئی کہ گورنر اور دیگر وزراء صاحبان اپنی تقاریر میں مزوری ٹیکس کے خاتمہ کا

اعلان کر چکے ہیں حقیقت میں صوبہ میں کئی بڑے مزرعی ٹیکس اچھا تک جاری ہے۔ کنزرویٹو آف فارسٹ نے صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ بلوچستان کے اندر استعمال ہونے والی مزرعی ٹیکس نہیں ہے اور یہ ٹیکس صرف ان ٹرکوں سے لیا جاتا ہے جو مزرعی صوبہ سے باہر لے جاتے ہیں۔ اور اس کی شرح آٹھ آنے فی من ہے۔

**فیصلہ ۲۔** حکمہ مالیات مزرعی ٹیکس پر اپنی پالیسی کی باضابطہ طور پر تشہیر کرے تاکہ لوگوں کو اپنے حقوق کا علم ہو جائے۔

**خان عبدالصمد خان اسپکنی۔** جناب وزیر صواب کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ صوبہ سے

باہر لے جانے والے مزرعی پر محصول لیا جاتا ہے۔ مگر میرے علم ہے کہ ہرنالی سے کوئٹہ کے لئے جو مال سبک ہوتا ہے اس پر بھی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ اس طرح سب کو بھی جانے والے مال پر بھی مزرعی ٹیکس وصول کیا جاتا ہے اس میں صرف تینگز کو سمجھا کہ بہل کے ذریعے جانے والے مال پر تو محصول لیا جاتا ہے مگر انٹوں کے ذریعے لے جانے والے مال پر نہ تو ٹیکس وصول نہیں کیا جاتا۔ اس فرق یا غلطی کو درست کیا جائے گا۔

**قائد الوان۔** جناب اس کے جواب کے لئے مجھے نیا نوٹس چاہیے۔

**مسٹر اسپیکر۔** تسلی ہوگئی خان صاحب!

میاں سیف اللہ خان پراچہ اگلا سوال پوچھیں۔

**نمبر 435۔** میاں سیف اللہ خان پراچہ۔

کیا وزیر داخلہ ازراہ کوم بتائیں گے کہ۔

- ۱۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ امیدواروں کو سرکاری ملازمتوں کے حصول، تعلیمی اداروں میں داخلے اور وظیفوں کی ادائیگی کے لئے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے؟
- ۲۔ اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کو سٹیشنر میں آباد کاروں کی کثرت قدامت کے پیش نظر آباد کاروں کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹس جاری کرنے کے سلسلے میں کیا انتظامات کر رہی ہے۔

**قائد الوان۔**

- ۱۔ جہاں تک سرکاری ملازمتوں کے حصول کا تعلق ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ تقریباً جملہ قواعد ملازمت ہائے

کے بموجب جو آسامیاں براہ راست بھرتی کے ذریعہ پرکاشاتی میں ان پر صرف مقامی باشندوں کی تقرری کی جاتی ہے۔ مقامی باشندوں سے وہ مراد ہیں جو اس صوبے کے قبائلی ہوں۔ اور وہ لوگ جو مستقل طور پر یہاں آباد ہو گئے ہیں۔ اور انہوں نے پاکستان شہریت ایکٹ ۱۹۵۱ء اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ڈومیسائل سرٹیفکیٹس حاصل کر لئے ہوں۔

عام تعلیمی اداروں میں داخلے کے لئے ڈومیسائل سرٹیفکیٹس پیش کرنا ضروری نہیں البتہ فنی اور پیشہ ورانہ تعلیمی اداروں (انجینئرنگ میڈیکل وغیرہ) میں داخلے کے لئے ڈومیسائل سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔ وظیفوں کی عطا کیے کے لئے بھی ڈومیسائل سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہے۔

۲۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو ٹیٹیشن کوئٹہ شہر کے منتقل آباد کاروں کو ان کی درخواستوں کی چھان بین کرنے کے لیے پاکستان شہریت ایکٹ ۱۹۵۱ء اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق ڈومیسائل سرٹیفکیٹس جاری کرتے ہیں۔

## ۴۳۶۔ میاں سیف اللہ پراچہ :-

کیا وزیر داخلہ برائے وزارت تائیس گے کہ

۱۔ قانون شہریت پاکستان جبریہ ۱۹۵۱ء کے تحت آباد کاروں نے کتنی درخواستیں از یکم جنوری ۱۹۵۲ء تا پندرہ جون ۱۹۵۲ء برائے حصول ڈومیسائل سرٹیفکیٹس ڈپٹی کمشنر کوئٹہ ٹیشن کی خدمت میں پیش کیں ؟

۲۔ کتنے ڈومیسائل سرٹیفکیٹس ڈپٹی کمشنر نے متذکرہ بالادت کے دوران درخواست دہندوں کو جاری کئے ؟

۳۔ ان درخواست دہندوں کی کتنی درخواستیں نامنظور ہوئیں۔ اور کتنی درخواستیں اب بھی زیر غور ہیں ؟

۴۔ درخواست دہندوں کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹس جاری ہونے میں تاخیر کی وجہ کیا ہے ؟

۵۔ کیا ڈپٹی کمشنر ٹیشن نمبر ۱۷۲۵ (دلاہور) اور رٹ پٹیشن نمبر (۳۲) (کوئٹہ) ۱۹۶۹ء میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے فیصلوں کے مطابق کام کر رہے ہیں۔

قائد ایوان

۲۔ ۲۷۶ ڈومیسائل سرٹیفکیٹس -

۳۔ ۱۲۔ درخواستیں نامنظور ہوئیں اور ۵۲۲ درخواستیں زیر غور ہیں۔

۴۔ درخواستیں موصول ہونے کے بعد محکمہ سرٹیفکیٹ متعلقہ پولیس سے دریافت کرتا ہے کہ درخواست دہندہ واقعی ضلع کوئٹہ پشین میں سکونت رکھتا ہے یا روزگار کا تلاش میں ماضی قریب میں آیا ہے۔ جو درخواست گزار سرکاری ملازم ہوتے ہیں ان کے محکمہ جات سے بھی تصدیق کرائی جاتی ہے اس کارروائی میں کافی وقت لگتا ہے۔

۵۔ جی ہاں۔

## میاں سیف اللہ خان پراچہ - وزیر صاحب نے جواب دیا ہے کہ کل ۸۱۰

درخواستیں آئی ہیں جن میں سے ۷۶ نامنظوری دی گئی ہے اور ۵۲۲ درخواستیں ابھی زیر غور ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کے لئے شہر اور دوسرے حصوں سے کس قدر درخواستیں آرہی ہیں۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لئے حکومت مزید کیسا کارروائی کرے گی۔ تاکہ لوگوں کو زیادہ دشواری نہ ہو اور ان کو جلد از جلد ان کے جائز سرٹیفکیٹ مل جائیں۔

قائد ایوان - یہ بات معزز ممبر کے علم میں بھی ہے کہ حکومت اس امر پر پوری توجہ دے رہی ہے اور کوشش کر رہی ہے کہ جلد از جلد صحیح ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے جائیں اور انہیں زیادہ التواء میں نہ رکھا جائے۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ - کیا وزیر اعلیٰ صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ وہ ڈپٹی کمشنر صاحبان کو یہ حکم دیں گے کہ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کے لئے دی گئی درخواستوں پر جلد از جلد غور کیا جائے اور ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کئے جائیں۔

قائد ایوان - ڈپٹی کمشنروں کو پہلے ہی یہ ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ وہ صحیح درخواستوں پر جلد از جلد ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جاری کریں۔

## ✽ 448۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ۔

کیا وزیر زراعت براہ کرم بتائیں گے کہ۔

(ا) حکومت سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران صوبہ بلوچستان میں جنگلی جانوروں کے تحفظ، موجودہ جنگلی جانوروں کی افزائش اور جنگلی جانوروں اور پرندوں کے شکار میں باقاعدگی پیدا کرنے کے لئے کون سی اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) بلوچستان میں ہرے قسم کے جنگلی جانوروں اور پرندوں کی تعداد کا تازہ ترین اندازہ کیا ہے؟

(ج) سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران ان میں سے ہر قسم کے ان جانوروں اور پرندوں کی اندازاً تعداد کیا تھی جو قانونی طور پر شکار کئے گئے یا غیر قانونی طور پر مارے گئے؟

(ک) سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران بلوچستان میں ان میں سے ہر قسم کے جانوروں اور پرندوں کی اندازاً افزائش کیا ہے؟

(د) بلوچستان میں سال ۱۹۷۳-۷۴ء کے دوران ان جنگلی جانوروں کی حفاظت اور افزائش کے لئے کتنا فنڈ رکھا گیا ہے؟

## قائد ایوان۔

(ا) صوبہ بلوچستان انتظامی لحاظ سے دو حصوں میں منقسم ہے اولاً وہ علاقہ جہاں جہاں انتظامی معاملات کے کام قانون کے تحت حل کئے جاتے ہیں جنہیں **SELECTED** اضلاع جات کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دوئم وہ اضلاع جات جہاں قبائلی طرز کا قانون نافذ ہے۔ چنانچہ قانون متعلقہ جنگلی جانوران صرف اول الذکر علاقہ جات پر حاوی ہے۔ جس میں تمام قلت و ڈوئرن، ضلع سبی، ماسوا ڈیرہ بگٹی، پانچ ماسوا ڈیپنڈن ضلع کوئٹہ میں شامل ہیں۔ قبائلی علاقوں میں اس قانون کا اطلاق نہیں ہوتا۔ بنا برآں قانون تحفظ جنگلی جانوران مندرجہ بالا علاقوں تک محدود رکھا گیا ہے۔

جنگلی جانوروں کے تحفظ کے لئے مناسب علاقوں میں مناسب تعداد میں عملہ تعینات ہے اور حال ہی میں اضلاع مکران، سیبلر، قلت وغیرہ میں حفاظتی عملے کی تعداد بڑھادی گئی ہے اور بعض علاقوں کو ڈیپنڈنسی کی صورت میں رکھا گیا ہے۔ جہاں تک شکار میں باقاعدگی پیدا کرنے کا تعلق ہے اس پر عمل بموجب قانون ۱۹۵۹ء کیا جاتا ہے البتہ بعض جنگلی جانوروں کے شکار پر حکومت بلوچستان نے خاص میبار کے لئے بذریعہ نوٹیفیکیشن

نمبر (Forests) 36/70 (17) S.O.A

- پابندی لگا دی ہے۔ لہذا اجازت نامہ شکار جانوروں کے جاری کرنے پر فی الحال پابندی ہے۔  
 تجزیاتی افرائٹس گاہ کوئٹہ کے قریب سرکاری جنگل میں قائم کر دی گئی ہے اور اس پر کام شروع ہے۔  
 (ب) بڑے قسم کے جانوروں کا اندازہ تازہ ترین سروے کے مطابق مندرجہ ذیل ہے۔

علاقہ	جانور	تعداد
۱۔ کولواہ کپ	بنگارا	۵۶
	گڈ	۲۳
	سرہ	۱
۲۔ چورانی	سرہ	۲۳
	گڈ	
۳۔ ہرپوٹی	گڈ	۱۲۵
۳۔ کٹھ گشک	گڈ	۱۲
	سرہ	۲
۵۔ چلتن	مارخور	۱۸۰-۲۰۰
۶۔ ہزار گنجی	مارخور	۳۰
۷۔ بکتو	گڈ	۶۰
۸۔ ماگی	گڈ	۳۰
۹۔ پیل	گڈ	۷۰
۱۰۔ فلپت	مارخور	۲۰
۱۱۔ زرغون	مارخور	۲۰
	گڈ	۳۵

(ج) سال ۲۳-۱۹۷۲ء کے دوران دو پرڈٹ جاری کئے گئے اور ان کے تحت کلی تیس شکار کئے گئے۔

غیر قانونی طور پر شکار کرنے والے ۳۸ حضرات کا عدالت میں چالان کیا گیا۔

(د) سال ۷۳-۱۹۷۲ء نہایت خشک سالی کا سال تھا جس کی وجہ سے جانوروں کی تعداد میں اندازاً دس سے پندرہ فیصد اضافہ ہوا تھا۔ البتہ سالِ رونا میں چکور اور سیسی کی تعداد میں ۹۵ فیصد اضافہ ہوا ہے۔

(س) ۴۳-۱۹۴۳ کے دوران مبلغ -/۳۸۳۷۰۰ روپے مخصوص کئے گئے ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

مبلغ -/۲۹۳۱۰۰ روپے	۱۔ عمل برائے حفاظت
" ۸۹۶۰۰/ "	۲۔ افزائش کے لئے
<hr/>	
میزان -/۳۸۳۷۰۰ "	

### \* 449۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ۔

کیا وزیر زراعت برائے مہربانی بتائیں گے کہ۔

(۱) پہلی جولائی ۱۹۴۰ء، ۱۹۴۱ء، ۱۹۴۲ء، ۱۹۴۳ء کو سرکاری پولٹری فارم بروری روڈ کوٹہ میں پالتو چوزوں کی تعداد کیا تھی ؟

(دب) ان میں کتنے انڈے دینے والی مرغیاں ہیں، چوزوں اور انڈوں کی پیداوار سال ۴۱-۱۹۴۰-۴۲-۱۹۴۱ اور ۴۳-۱۹۴۲ء میں کیا تھی ؟

(ج) فارم بروری روڈ کوٹہ کے علاوہ بلوچستان میں پولٹری فارم کہاں کہاں ہیں۔ ان کے سالانہ اخراجات کیا ہیں اور ان میں کتنی مرغیاں ہیں۔

(د) بلوچستان میں سرکاری پولٹری فارم کو فروغ دینے کے لئے حکومت سال ۴۳-۱۹۴۳ء کے دوران کن اولیٰ کارادہ رکھتی ہے ؟

### قائد ایوان۔

۱۔ سرکاری پولٹری فارم میں۔

یکم جولائی ۱۹۴۰ء کو	۵۹۶۸	چوزے
" ۱۹۴۱ء کو	۹۶۰۵	"
" ۱۹۴۲ء کو	۳۹۵۷	"
" ۱۹۴۳ء کو	۷۲۱۷	چوزے تھے

(دب) سالہا ۴۱-۱۹۴۰-۴۲-۱۹۴۱ اور ۴۳-۱۹۴۲ء میں انڈے دینے والی مرغیوں کی تعداد چھوٹی

وانڈوں کی پیداوار حسب ذیل رہی ہے۔

سال	انڈے دینے والی مرغیوں کی تعداد	جزوں کی تعداد	انڈوں کی تعداد
۱۹۶۰-۶۱	۱۲۹۷	۱۵۲۸۳	۲۵۱۳۲۹
۱۹۶۱-۶۲	۱۳۲۲	۱۳۰۶۸	۱۹۹۶۶۶
۱۹۶۲-۶۳	۸۳۶	۳۰۶۱۰	۱۷۳۶۳۶

(ج) سال ۱۹۶۲-۶۳ میں خضدار کے مقام پر ایک نیا مرغی خانہ قائم کرنے کی منظوری دی گئی اس فارم کی عمارت محکمہ شاہرات و تعمیرات کے زیر اہتمام تعمیر ہو رہی ہے۔ عمارت مکمل ہونے پر اس فارم میں ۲۰۰ انڈے دینے والی مرغیاں پالی جائیں گی اس منصوبہ پر مبلغ ۳ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔

(د) (i) سال ۱۹۶۳-۶۴ میں پولٹری فارم بروری روڈ کوٹہ میں انڈے دینے والی مرغیوں کی تعداد ۵ ہزار تک بڑھائی جائے گی۔ عمارت میں مبلغ ۲,۳۵,۰۰۰ لاکھ روپے کی لاگت سے توسیع کی جائے گی اور پھر ہر سال ۵۰ ہزار جوڑے (بشمول ۱۰ ہزار برائے قسم کے) منکولوائے جائیں گے جو عوام میں مرغیوں کی افزائش اور خوراک کے لئے فروخت کئے جائیں گے۔

(ii) سال بعد میں تمام ضلعی ہیڈ کوارٹروں پر ایک پولٹری فارم قائم کرنے کی منظوری دی گئی ہے اس منصوبہ پر کل رقم مبلغ ۲,۰۰,۰۰۰ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ ہر ایک فارم پر ۲ ہزار انڈے دینے والی مرغیاں اور ۵ ہزار برائے جوڑے پالے جائیں گے۔ اس منصوبہ پر عنقریب کام شروع ہو جائے گا۔

**میاں سیف اللہ خان پراچہ** - کیا حکومت کو یہ اندازہ ہے کہ اس تمام جدوجہد سے گوشت اور انڈوں کی پیداوار میں کل کتنے فیصد اضافہ ہو جائے گا۔

**قائد ایوان** - جناب اس کے لئے نیا نوٹس چاہیے۔

**\* 450 - میاں سیف اللہ خان پراچہ -**

کیا وزیر زراعت براہ کرم بتائیں گے کہ

(۱) بلوچستان میں حیوانات کے شفا خانہ جات اور ڈسپنسریوں کے نام اور جائے وقوع کیا ہیں ؟

(ب) مذکورہ بالا حیوانات کے شفا خانہ جات اور ڈسپنسریوں میں سے ہر ایک میں کتنا عملہ موجود ہے اور ان کے عہدے اور تعلیم کیا ہے ؟

(ج) مذکورہ بالا حیوانات کے شفا خانہ جات اور ڈسپنسریوں میں سے ہر ایک میں سنڈیا فٹ ڈاکٹروں اور دیگر اسٹاف کی کتنی آسامیاں خالی ہیں ؟

(د) کن وجوہات کی بناء پر آب تک خالی آسامیوں کو پر نہیں کیا گیا ہے ؟

(س) ان آسامیوں کو پر کرنے کے لئے سال ۴۳-۱۹۷۲ء کے دوران حکومت نے جو اقدامات کیے اور سال ۴۳-۱۹۷۲ء کے دوران جن اقدامات کا حکومت ارادہ رکھتی ہے۔ ان کی تفصیل دی جائے۔

## قائد ایوان۔

(۱) اسپتالوں اور ڈسپنسریوں کی فہرست لف ہذا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۸ پر۔ جدول ۱۔)

(ب) ڈیپارٹمنٹ ہسپتال میں۔

۱ ڈیپارٹمنٹ سرجن

۱ ڈیپارٹمنٹ کمپاؤنڈ

۲ اسٹاک اسٹنٹ

ڈیپارٹمنٹ ڈسپنسری میں سے۔

۱ اسٹاک اسٹنٹ

۱ سٹریٹری

کے حساب سے عملہ تعینات کیا جاتا ہے اس وقت ۳۵ ڈیپارٹمنٹ سرجن ۲۹۱ ڈیپارٹمنٹ کمپاؤنڈ اسٹاک اسٹنٹ مختلف ہسپتالوں اور ڈسپنسریوں میں تعینات ہیں ڈیپارٹمنٹ عملہ کے تعلیمی/فنی کوالیفیکیشن حسب ذیل ہوتے ہیں۔

ڈیپارٹمنٹ سرجن

ڈیپارٹمنٹ سرجن

میٹرک / مڈل اور دو سال کی فنی تربیت

کمپاؤنڈ / اسٹاک اسٹنٹ

(ج) خالی آسامیوں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

خالی آسامیاں	پرکردہ آسامیاں	منظور شدہ آسامیاں
۷۷	۳۵	ڈیپارٹمنٹ سرجن ۱۲۲
۱۱۸	۲۹۱	کمپاؤنڈ ۲۰۹

ویٹرنری کیمپاؤنڈز/ (۲) اسٹاک اسٹنٹوں کی ۱۱۸ آسامیوں کو برکھنے کے لئے اسی تعداد میں عملدرمیر تربیت ہے۔

(۵) چونکہ صوبہ پنجاب اور سرحد میں ویٹرنری اسٹنٹ سرجنوں کو بہتر عمدہ اور تنخواہ دی جاتی ہے جبکہ وجہ سے وہاں سے کوئی بھی ویٹرنری اسٹنٹ سرجن یہاں پر سروس کرنے پر راضی نہیں ہے فی الحال بلوچستان سے ۲۲ طلباء پاکستان کے مختلف کالجوں میں زیر تعلیم ہیں۔

(۶) ہر سال ۹ طلباء حکومت بلوچستان کے وظیفے پر تعلیم کے لئے بھجوائے جاتے ہیں اور حکومت بلوچستان ان مختلف تکنیکل کالجوں میں ریزرو سیٹوں کی تعداد بڑھانے کے لئے بھی حکومت سندھ اور پنجاب سے خط و کتابت کر رہی ہے جن میں اگلے مالی سال سے سیٹ کی تعداد ۹ سے بڑھا کر ۲۰ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

## میال سیف اللہ خان پراچہ - بلوچستان میں بھڑ، بکریوں اور ایسے دوسرے

جانوروں کی تعداد ایک خاص دولت ہے۔ اور اس خاص شعبہ سے غفلت برتی گئی ہے۔ اس کا اس بات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۲۸ آسامیاں اسٹنٹ سرجن اور ۱۲۸ آسامیاں کیمپاؤنڈز کی خالی ہیں۔ وزیر صاحب نے اپنے جواب میں یہ فرمایا ہے کہ پنجاب، سندھ اور سرحد میں ان کو بہتر تنخواہیں اور مراعات دی جاتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ بلوچستان میں ان کی اتنی اہمیت کے باوجود ہمارا صوبہ انکو وہ تمام سہولتیں مہیا کیوں نہیں کرنا جو انہیں پنجاب اور سرحد وغیرہ میں ملتی ہیں۔

## قائد ابوان - جہاں تک حکومت کی غفلت کا تعلق ہے میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ حکومت قطعاً

اس میں غفلت نہیں کرے گی لیکن اس میں چند ایک سیاسی مسائل بھی ہیں اور یہ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے لوگوں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ حکومت یہ کوشش کرتی ہے کہ سب سے پہلے ان آسامیوں پر حتمی باقیوں کو بھرتی کیا جائے اور پھر پنجاب اور سندھ سے لوگ بھرتی کئے جائیں۔ وہاں سے لوگ مختصر سروس کیلئے نہیں آنا چاہتے ہیں اور صرف تنخواہوں کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ جب تک ان کو صحیح طور پر ان کی سروس کا تحفظ نہیں دیا جاتا۔ یہ لوگ آنے کے لئے تیار نہیں ہونے ہیں اور حکومت یہ غور کر رہی ہے کہ وہ اس سلسلے میں کیا اقدامات کر سکتی ہے۔

## میال سیف اللہ خان پراچہ - جانوروں اور انسانوں کی ڈاکٹری میں زیادہ ترقی نہیں ہے۔

اور میرا خیال ہے کہ جانوروں کی ڈاکٹری میں زیادہ وقت صرف ہوتا ہے اور زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ لیکن ان ڈاکٹروں کا عہدہ ابھی تک درجہ سوئیم ہے۔ سات سال وہ اپنی تعلیم پورے کر لیں۔ جبکہ حکومت ان کو درجہ سوئیم ہی دیگی۔ کیا آپ یہ یقین دہانی اس بارڈر میں کرا سکتے ہیں۔ کہ اس مسئلے میں مکمل غور کیا جائے گا اور اس کا کوئی صحیح حل تلاش کیا جائے گا۔

**Leader of the House :** Sir, the Government will find out a solution for this. I will require a notice for it. The Government will look into it to examine its practicability.

**خان عبدالصمد خان چکری**۔ وزیر صواب نے ابھی فرمایا تھا کہ سیاسی وجوہات کی بنا پر ملازمین کی یہ آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ کیا میں سمجھوں کہ اس صورے میں ہمارا تعصب اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ہم اپنا نقصان تو برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن اپنی ضروریات کو پیش نظر نہیں رکھتے ہیں اور اس سے ان آسامیوں پر پنجاب اور سندھ سے کسی کو بھرتی نہیں کیا جاتا۔

**قائد ایوان**۔ اگر خان صاحب یہ چاہتے ہیں اور اگر حکومت کو یہ مشورہ دیں گے تو حکومت اس پر سنجیدگی سے غور کرے گی۔

**خان عبدالصمد خان چکری**۔ مسٹر اسپیکر۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ غلطی سے میرے دو سوال بوائگ دیئے گئے ہیں جو کتاب میں نہیں تھے ان کے متعلق لکھا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا ہے۔ میرے خیال میں.....

**قائد ایوان**۔ مندرجہ ذیل کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے جواب جلد مل جائیں گے۔

**میاں سیف اللہ خان پراچہ**۔ جناب یہ غیر نشان زدہ سوالات ہیں۔

**مسٹر اسپیکر**۔ جی ہاں۔ یہ تو غیر نشان زدہ سوالات کی بات ہے۔ پہلے نشان زدہ سوالات کو نوٹم ہو لینے دیں۔





### ✽ 337 - میر شاہنواز خان شاہلیانی -

کیا وزیر زراعت بتلا میں گئے کہ

۱ - کیا یہ حقیقت ہے کہ جھٹ پنٹ تحصیل کے سب سے بڑے گاؤں روحان میں جانوروں کے علاج معالجے کے لئے کوئی شفا خانہ نہیں ہے -

۲ - اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت روحان میں جانوروں کے علاج کے لئے ڈسپنسری کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے - اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

**قائد الوان -** روحان جمالی میں عرصہ دراز سے ایک ویٹرنری ڈسپنسری کام کر رہی ہے جسکا انچارج ایک ویٹرنری کیپوٹنڈ ہے -

**میر شاہنواز خان شاہلیانی -** جناب وہاں پر ڈاکٹر کیوں تعینات نہیں کیا جاتا جب کہ آبادی بھی کافی ہے اور اتنا بڑا ہسپتال بھی ہے -

**قائد الوان -** اگر ڈاکٹر مہیا ہو سکا تو جناب معزز ممبر صاحب کی خواہش کے مطابق ضرورت تعینات کر دیا جائیگا -

### ✽ 339 - میر شاہنواز خان شاہلیانی -

کیا وزیر داخلہ بتلا میں گئے کہ

(۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ نصیر آباد سب ڈویژن میں پہلے لیونر سروس تھی جو ۱۹۶۶ء میں ختم کر دی گئی ؟

(۲) اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت بوچستان سابقہ نصیر آباد لیونر کے تجربہ کار من زمین کو نیولینز میں بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں نہیں ؟

**قائد الوان -**

۱ - یہ صحیح ہے کہ ۱۹۶۶ء میں نصیر آباد سب ڈویژن میں لیونر سروس ختم کر دی گئی تھی -

۲ - حکومت سابقہ لیونر من زمین کو بھرتی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ نصیر آباد حدود (الف) ہے

اور پولیس کا حفاظت میں ہے۔

### نمبر 344۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی۔

کیا وزیر زراعت تہلہ میں گئے کہ۔

- (۱) کیا یہ حقیقت ہے کہ صوبہ بلوچستان میں کوئی زرعی کالج نہیں ہے۔  
 (۲) اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہو تو کیا حکومت صوبہ بلوچستان میں بمقام اوسٹن محمد کالج  
 کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

قائد ایوان۔ جیسا کہ معزز نمبر کو معلوم ہے کہ اس مقصد کے لئے زمین مخصوص کر دکائی ہے اور عنقریب اس کالج  
 کے لئے کام شروع ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ معزز نمبر کا مقصد پورا ہو گیا ہو گا۔

میر شاہنواز خان شاہلیانی۔ میرا مقصد پورا ہو گیا لیکن کالج کی عمارت نہیں ہے اور بچے زخمتوں  
 اور بیماریوں کے نیچے پڑھ رہے ہیں۔

قائد ایوان۔ ہم اس کالج کو جلد از جلد پورا کریں گے۔

مسٹر اسپیکر۔ سوال نمبر ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹ اور ۴۰۰، مولوی محمد شمس الدین کے  
 ہیں اور وہ موجود نہیں ہیں۔

سردار غوث بخش رتیلیانی۔ سوال نمبر ۵۰۶

مسٹر اسپیکر۔ جناب! پہلے آپ حلف تو اٹھائیے۔  
 (سردار غوث بخش رتیلیانی نے اردو میں حلف اٹھایا)

## \* 506۔ سردار غوث بخش خان رتیبانی۔

کیا وزیر داخلہ وقتیاٹی امور براہ کرم فرمائیں گے کہ

(ا) مندرجہ ذیل اضلاع میں مورخہ ۲۳ - ۲ - ۱۵ سے لیکر ۱۵ ستمبر ۱۹۷۲ء کو کین افراد نے اسلحہ کے لائسنس کی درخواست دی۔

۱۔ کوٹہ پیشین - ۲۔ بٹی

۳۔ کچی - ۳۔ قلات

درخواست گزار کے نام، قوم اور مستقل رہائش بتائے جائیں۔

(ب) مندرجہ بالا مدت میں ان اضلاع میں جن افراد کو اسلحہ کے لائسنس دیئے گئے ان کی تعداد و کچھ نام سائیل و نام قوم و مستقل پتہ دیا جائے۔

(ج) مندرجہ بالا مدت میں ان اضلاع میں جن افراد کی درخواستیں التوا میں پڑی ہیں یا مسترد کر دی گئی ہیں ان کے نام و نام قبیلہ و مستقل پتہ دیا جائے۔

**قائد ایوان۔** جناب یہ اطلاعات جمع کی جا رہی ہیں اور جو نہیا جمع ہو جائیں گی تو معزز ممبر کی خدمت میں بجا دی جائیں گی۔

**سٹرا سپیکر۔** یعنی اس سوال کا جواب آج نہیں دیا جاسکتا۔

**سردار غوث بخش خان رتیبانی۔** یہ ضروری نہیں ہے جناب۔ جواب کل ایسوں میں۔  
لیکن جواب اسمبلی میں دیں۔

**Leader of the House :** As soon as I get the information, I will give it to you.

**سٹرا سپیکر۔** اب غیر نشان زدہ سوالات کے جوابات باؤس کی میز پر رکھے جائیں۔  
(غیر نشان زدہ سوالات ایوان کی میز پر رکھے گئے)

خان عبدالصمد خان اسپکرنی - جناب یہ میرے عزیز نشان زدہ سوالات کے نیچے لکھا ہے

کہ جواب موصول نہیں ہوئے ایک سوال تو صرف کوئٹہ کے پشتون آباد کے علاقے سے متعلق ہے جو علتر یہاں سے چار، پانچ میل کے فاصلے پر ہے کہ ان کے لئے کتنا چندہ اکٹھا ہوا تھا، اور کیسے تقسیم ہوا؟ ابھی ان کا گنگی اور دودھ کہاں گیا اور ان کی حفاظت کا کیا انتظام ہے؟ صرف اتنی سی بات ہے میرے خیال میں یہ سوال مہینوں پہلے دیا گیا ہے اور ابھی تک اس کا جواب نہیں مل رہا۔

مسٹر اسپیکر - تو یہاں بھی لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ آپ وزیر مال کو موقع دیجئے کہ وہ اسکی وضاحت کریں کہ کیا قصہ ہے۔

خان عبدالصمد خان اسپکرنی - بہتر جناب۔

Leader of the House : I will collect the information, and will give it before the House, Inshallah.

مسٹر اسپیکر - مان گئے آپ خان صاحب؟

مسئلہ استحقاق و تحاریک التواد

مسٹر اسپیکر - اب کچھ مسئلہ استحقاق ہیں۔

ایک کانوٹس سردار عطاء اللہ خان میتھل کی جانب سے ہے۔ لیکن چونکہ وہ موجود نہیں ہیں اسلئے یہ مسئلہ نہیں پیش ہو سکتا۔

دوسرے کانوٹس مولوی محمد شمس الدین کا ہے وہ بھی موجود نہیں ہیں اسلئے یہ بھی پیش نہیں ہو سکتا۔

۹ عدد تحاریک التواد کے نوٹس خان عبدالصمد خان کی طرف سے موصول ہوئے ہیں۔

Leader of the House : Sir, as I have just received these adjournment motions, I will require some time. If the Honourable member agrees.....

سپیکر - ہم ان کو اگلی نشست تک کے لئے ملتوی کرتے ہیں، اس بنا پر خلاف قاعدہ تقرر نہ ہوں گے کہ ان کو آج پیش نہیں کیا گیا۔

خان عبدالصمد خان چکرنی - مگر آج پیش کرنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے جناب؟

سپیکر - آج شاہ رمضان کا چاند بھی نظر آ جائے جس کے بعد تراویح بھی پڑھنا ہوگی۔ آپ کے ۹ تجاویز ہیں۔ اس طرح آپ ۹ تقریریں بھی کریں گے تو.....

خان عبدالصمد خان چکرنی - میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ ابھی آپ کے سامنے سارے مجوزے آئین کی حفاظت اور بیرونی کسم کھائی ہے.....

سپیکر - جب آپ کے تجاویز التوا پیش ہوں گے تو اس وقت آپ یہ تقریر کر سکتے ہیں اب ہم ان کو ملتوی کر رہے ہیں۔

خان عبدالصمد خان چکرنی - ٹھیک ہے۔

## اعلانات

- ۱۔ سیکرٹری - (سید محمد ظہر) بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۱۳ کے تحت اسپیکر صاحب نے حسب ذیل آرڈین کو اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے۔
- ۱۔ خان عبدالصمد خان چکرنی۔
- ۲۔ مس فضلہ عالیانی۔

۳۔ سردار محمد انور جان کیتھران  
۴۔ شہزادہ عبدالکریم خان بلوچ

۲۔ سیکرٹری۔ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ نمبر ۳۳ کے بموجب اسپیکر صاحب نے حسب ذیل اراکین کو ہاؤسنگ کمیٹی کے رکن نامزد فرمایا ہے۔

۱۔ میر جاگر خان ڈومکی

۲۔ سردار محمد انور جان کیتھران

Secretary — According to Para 3 (k) of the Pakistan Nursing Council Act, 1973 one lady member of the Provincial Assembly of Baluchistan was to be elected to serve as an ex-officio member on the Pakistan Nursing Council.

There being only one Lady Member in the Provincial Assembly of Baluchistan namely Miss Fazila Aliani, her name was communicated to the Ministry of Health and Social Welfare (Health and Social Welfare Division), Islamabad for the purpose.

## بچھٹی کی درخواستیں

Secretary — The following application was received on 26-5-1973 from Mir Gul Khan Nasir, M.P.A.

“I could not attend the meeting of the Rules Committee on 23rd April, 1973, on account of urgent work. I request that leave of absence be granted by the Assembly”.

ڈپٹی اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے؟  
(رخصت منظور ہوگی)

Secretary — The following application was received on 16-6-1973 from Mir Ahmed Nawaz Khan Bugti, M.P.A.

“I could not attend the meeting of the Rules Committee on 23rd April, 1973, on account of urgent work. I request that leave of absence be granted by the Assembly”.

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟  
( رخصت منظور ہوگئی )

Secretary — The following application was received from Mir Jam Ghulam Qadir Khan, M.P.A.

"I could not attend the meeting of the Rules committee on 16th August, 20th October, 1972 and 23rd April, 1973, on account of urgent private work. I request that leave of absence may be granted by the Assembly".

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟  
( رخصت منظور ہوگئی )

### ممبر اسمبلی کے سزایابی کے بابت اطلاع

سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کیجائے ؟  
( رخصت منظور ہوگئی )

I have the honour to inform you that Mir Gul Khan Nasir, Member of the Provincial Assembly, Baluchistan was tried in this Court by the undersigned on charges under section 147-148-149-307-426-109-353-332 P.P.C charged on 20-8-1973. After trial which lasted for thirty days, I found him guilty of the aforementioned charges and sentenced him to undergo for three years simple imprisonment. His application for appeal has not been received by this Court but he has applied for copy of the judgement which has been issued to him.

### Selection of the Members for Central Board of Film Censors.

Mr. Speaker : As required by Government of Pakistan, Ministry of Education and Provincial coordination Notification dated the 15th June, 1973, the members of the Provincial Assembly of Baluchistan are to be elected to serve on the Central Board of Film Censors, Karachi.

The House is therefore requested to elect two members for the purpose

Nawab Ghous Bakhsh Raisani : I suggest, the name of Mian Saifullah Khan Paracha.

Mian Saifullah Khan Paracha : Naturally, Sir, I will suggest the name of Sardar Raisani.

Mr Speaker : There are two motions, one suggesting Sardar Ghous Bakhsh Raisani and the other suggesting Mian Saifullah Khan Paracha. Is there any objection.

(Voices No objection)

Mr. Speaker : Both the gentlemen are elected to the Board. The House is now adjourned for 20 minutes for Maghrib prayers.

(چھ بجکر ۳۰ منٹ پر اسمبلی کی کارروائی ۲۰ منٹ کے لئے ملتوی ہو گئی)

(چھ بجکر ۵۰ منٹ پر اسمبلی کی کارروائی دوبارہ شروع ہو گئی)

Mr. Speaker : Minister for Law and Parliamentary Affairs to present the Inspection Report of the Committee on the Rules of Procedure.

Leader of the House : Sir, I beg to present the Interim Report of the Committee on the Rules of Procedure

Mr. Speaker : Report stands presented. Now, move the motion for the extension of time.

Leader of the House : Sir, I move that the time for the presentation of the report for the Special Committee on Rules of Procedure be extended upto 31st December, 1973.

Mr. Speaker : The motion move is --

That the time for the presentation of the Report of the Special Committee on Rules of Procedure be extended upto 31st December 1973.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : There is a notice of motion for amendment of the Rules of Procedure by Maulvi Shamsuddin. As the Member is not present, the motion lapses. The next motion is from Khan Abdul Samad Khan Achakzai, I will read the draft of the amendment proposed :

Khan Abdul Samad Khan Achakzai asks for leave to amend the Rules of Procedure of Provincial Assembly of Baluchistan. The amendment is :—

“In Chapter XIII, after Section (D), the following shall be inserted, namely :

**SECTION (E) — FINANCE COMMITTEE.**

**144—A CONSTITUTION OF FINANCE COMMITTEE.**

- (1) There shall be a Finance Committee for the duration of the Assembly.
- (2) The Finance Committee shall consist of the Speaker as Chairman, the Finance Minister and three other Members to be elected by Assembly.
- (3) The Finance Committee may make rules for regulation of its procedure.

**144—B FUNCTIONS OF THE FINANCE COMMITTEE.**

- (1) The Finance Committee shall prepare the annual/supplementary budget of the Assembly Secretariat. The budget prepared by the Finance Committee shall be forwarded by the Secretary to the Finance Department. The Finance Department shall include this budget in the annual/supplementary budget of the Province without any modification.
- (2) After the budget is passed by the Assembly, the expenditure of the Assembly Secretariat shall be controlled by the Assembly acting on the advice of the Finance Committee. For this purpose the Finance Committee shall from time to time, issue such orders as it may think fit.
- (3) The Finance Committee shall have the powers to—
  - (i) sanction the creation of posts in the Assembly Secretariat ;
  - (ii) prescribe the scales of pay of the posts sanctioned in the Assembly Secretariat ; and

(iii) sanction any expenditure in the Assembly Secretariat which is beyond the powers delegated to the Secretary under the Delegation of Powers under the Financial Rules and Powers of Re-appropriation Rules, 1962 framed by the Government.

(4) The Finance Committee shall, not later than thirty first day of July in each year, prepare a report on its activities during the last financial year and the Speaker shall cause it to be laid before the Assembly at the first meeting held thereafter. The Assembly may discuss the report and take such decision as may be considered necessary".

The question is whether the Member has the leave of the House.

No objection. The leave of the House is granted. Next Motion.

**Khan Abdul Samad Khan Achakzai :** Sir, according to Rule 197, the motion should be that the draft be referred to the Select Committee, but I understand this sitting of assembly, this session of the assembly would not be so long as the select committee will be able to present its report in this session. Therefore I request you to let me move a motion for consideration of the draft immediately and for that purpose to suspend the rule.

**Mr. Speaker :** You mean that rules 197 & 198 be suspended. I will put the question. The motion is that rules 197 and 198 be suspended.

**Leader of the House :** Sir, I think, that it should be referred to the Select Committee for consideration. As the Central Government has recently amended the National Pay Scales, the draft should be examined by the Select Committee.

سپیکر - جیسے فائنل ڈرافٹ لے فرمایا ہے کہ یہ سیشن شاید بہت کم مدت میں ختم ہو جائیگا تو منتخب کمیٹی کو کم از کم تین دن تک تو چاہیے کہ اس پر غور کرے اور پھر اپنا رپورٹ پیش کرے۔

**Leader of the House :** Draft Rules are to be examined to ensure that the National Pay Scales are followed.

سپیکر - جام صاحب یہ تو اسمبلی سیکریٹریٹ کے کام میں سہولت پیدا کرنے کے لئے ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ اسمبلی سیکریٹریٹ محکمہ قانون اور خزانہ کے تحت رہے۔

**Leader of the House :** No Sir, that is not the object. The object is that National Pay Scales should be followed. I think the Honourable member will have no objection.

سپیکر - معزز ممبر نے تو کہہ دیا ہے۔ آپ بتائیے اگر کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

**Khan Abdul Samad Khan Achakzai :** Certainly, I have no objection. I know the difficulty of the Assembly Secretariat, and I know the needs which the Members feel throughout the year. May I request this proposal to be allowed and passed immediately.

**Mr. Speaker :** Now the question is that Rules 197 & 198 be suspended. Those who are in favour, may say, Yes.

**Mian Saifullah Khan Faracha :** Mr. Speaker, with your permission, I have an opportunity of saying something. I think that.

ایک منٹ کے لئے آپ ان کو الیمین 'Consult' کرنے پر تو سائنڈ منسٹر طے ہو جائے۔

سپیکر - اس وقت تک پھر ہم کیا کریں گے؟

**Oppose** میاں سیف اللہ خان پراچا - یہ بہت ضروری چیز ہے اور اگر جام صاحب **Oppose** کہتے ہیں تو یہ معاملہ شکل میں پڑ جائے گا۔

سپیکر - جام صاحب یہ اسمبلی سیکریٹریٹ، سہولت کے لئے ہے اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسمبلی سیکریٹریٹ

لا، سیکرٹری، فنانس سیکرٹری اور چیف سیکرٹری کے تحت رہے، اس کا نتیجہ میں نے شروع میں آپ کو بتا دیا ہے۔  
کہ رپورٹرز کی بات ایک سال سے delay ہو رہی ہے۔

**قائد ایوان۔** I have not that object also.

چند ایسی ضروری چیزیں ہیں، اس میں بے اسکیل کا معاملہ ہے اور بہت سی ضروری چیزیں ہیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** بے اسکیل کی کیا بات ہے ؟

**قائد ایوان۔** فنانس کمیٹی بے اسکیل میں رد و بدل نہیں کر سکتی۔

**مسٹر اسپیکر۔** کیا فنانس کمیٹی بغیر بے اسکیل سے باہر نکل کر کوئی بے اسکیل مقرر کریگی ؟ آپکی سمجھ میں یہ بات آتی ہے ؟

**قائد ایوان۔** اسکی موجودہ شکل میں ایسا ہو سکتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ اسے Select Committee کو Refer کیا جائے۔

**مسٹر اسپیکر۔** لیکن اس کے لئے وقت نہیں ہے۔ اس پر آپ آ مارہ ہیں کہ خالصتاً سے بات کریں ؟

**لیاں سیف اللہ خان پراچہ۔** اس سلسلے میں میری Request ہے کہ آپ انہیں آپس میں بات کرنے کا موقع دیں۔

**مسٹر اسپیکر۔** بات کریں جی۔

اس موقع پر نمبران لابی میں باہمی صلاح مشورے کے لئے چلے گئے اور پانچ منٹ کے بعد واپس ایوان میں آ گئے (

مسٹر اسپیکر۔ میرا خیال ہے کہ مولوی صالح نور صاحب نے صلح کرا دی ہوگی۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ ہم نے کوشش کی ہے کہ یہ مسئلہ طے ہو جائے۔

مسٹر اسپیکر۔ پھر کیا ہو۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ یہ ایک چھوٹی سی ترمیم پیش کرنا چاہتے ہیں۔

خان عبدالصمد خان اسپکرئی۔ کیا اسکیل کی پابندی ہوگی۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ۔ جی ہاں۔

**Leader of the House :** With your permission, Sir, I will move the amendment.

**Mr. Speaker :** The question already put is to be decided first.

The question is that Rules 197 & 198 of the Rules of Procedure be suspended.

(The motion was carried)

**Mr. Speaker :** Khan Sahib, now move the motion for consideration of the draft amendment.

**Khan Abdul Samad Khan Achakzai :** Sir, I move :—

That the draft amendments be adopted.

**Mr. Speaker :** The motion is :

That the draft amendments be adopted.

Jem Sahib, you may now move your amendments.

Leader of the House : I move that in the proposed Rule, 144-B—

- (i) in sub-rule (1) the last sentence be deleted, and ;  
 (ii) in sub-rule (3) the following proviso be added :—

“Provided that the total allocation made in budget shall not be exceeded and the pay scales of the posts shall not exceed the National Pay Scales”.

Mr. Speaker : Do you mean to suggest that the budget proposed by the Finance Committee will be subject to amendment by the Finance Department ?

Leader of the House : This is the system. Finance Department cannot be ignored.

سپیکر - فنانس ڈیپارٹمنٹ کا سالانہ بجٹ تو اسمبلی پاس کرتی ہے لیکن اسکی فنانس کمیٹی اپنا بجٹ نہیں بنا سکتی جب تک اسکو Finance Department منظور نہ کرے۔

قائد الوان - یہ تمام محکموں کے لئے ہے۔

سپیکر - صوبے کے لئے جو سالانہ بجٹ بنتا ہے جسکو پورے صوبہ کے لئے Finance Department ہی بناتا ہے۔ اسکو تو اسمبلی پاس کر سکتی ہے لیکن اپنی فنانس کمیٹی کا بنایا ہوا بجٹ، جسے جب تک فنانس ڈیپارٹمنٹ منظور نہ کرے۔۔۔۔۔ اسکو تو چھوڑ دیجئے Finance Department کو یہ اختیار نہ ہوگا کہ فنانس کمیٹی کے بنائے ہوئے بجٹ میں کوئی ترمیم کر سکے۔ بجز اس کے۔ ترمیم ٹھیک ہے۔

قائد الوان - بغیر محال اگر فنانس کمیٹی کہتی ہے کہ ہمیں پچاس لاکھ روپیہ چاہئے۔

Then Finance Department should enable to look into it.

سپیکر - پچھلا بجٹ اُن کے سامنے ہوتا ہے۔

لیاں سیف اللہ خان پراچہ - سپیکر! جہاں تک بجٹ کا تعلق ہوتا ہے اسمبلی اسے REJECT کر سکتی لیکن کیا اسمبلی ALLOCATE بھی کر سکتی ہے کہ اتنا رقم ہو؟ یہ تو ہم نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ PROPOSAL تو گورنمنٹ کی طرف سے آتی ہے۔ یہ آپ پر ہے کہ اسے APPROVE کریں یا REJECT کر دیں۔ لیکن اس کی PROPOSAL دینے کا اختیار نہیں ہے۔ باقی یہ رہ گیا کہ ہمیں کتنی ALLOCATION ہو یہ تو گورنمنٹ کا حق ہے۔

سپیکر - پراچہ صاحب! بات یہ نہیں ہے کہ آپ PROPOSAL کر سکتے ہیں یا نہیں۔ اختیار تو آپ کو ہے کہ اس PROPOSAL کو YES کر دیں یا NO کریں۔ سپریم اختیارات تو یہ ہیں کہ آپ YES کہتے ہیں یا NO کہتے ہیں، تو بات فتم ہو جاتی ہے۔ تو جیسے کہ جہاں صاحب نے فرمایا کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں پچاس لاکھ روپیہ چاہیئے لیکن وہ تو ضرور دیکھیں گے کہ پچھلا بجٹ ادا اس سے پچھلا بجٹ ALLOCATIONS کیا ہے ان تمام چیزوں کو FINANCE COMMITTEES مد نظر رکھے گا۔ وزیر خزانہ اس کمیٹی کا ممبر ہے وہ حکومت کی طرف سے ساری باتیں دیکھے گا۔ وہ سیکریٹری خزانہ سے بھی مشورہ کر سکتا ہے۔ لیکن کمیٹی کے فیصلے کے بعد ترمیم نہیں ہو سکتی۔

Minister for Education, (Mir Yusuf Ali Khan Magai): Sir, I would submit that there are assemblies in other provinces. So we should adopt the rules which they would be adopting.

سپیکر - کیسے آپ کا کیا مطلب ہے؟

وزیر تعلیم - یعنی میرا مطلب ہے کہ، دوسری اسمبلیاں مثلاً سندھ اور پنجاب کی صوبائی اسمبلیاں ہیں ان کا بھی تو کوئی طریق کار اس بارے میں ہوگا۔ کیوں نہ ہم اُن کے طریق کار کو دیکھ لیں۔ . . . .

سپیکر - میر صاحب! آپ کے خیال میں جو طریقہ ہمارے لئے مناسب ہوگا ہم اسے اپنائیں یا یہ کہ جو کچھ پنجاب اور سندھ میں اپنایا جا رہا ہے اس کی تقلید کریں۔

وزیر تعلیم - نہیں جناب! میرا مطلب ہے ان کا بھی ضرور کوئی نہ کوئی طریق کار تو ہوگا۔ دیگر اسمبلیاں بھی تو اسی آئین کے تحت ہی چل رہی ہیں۔ ان کے بھی تو کوئی 'RULES' ہوں گے۔

سپیکر - ان کی اپنی دشواریاں اور اپنی سہولتیں ہوں گی اور ہمارے اپنی مشکلات ہیں۔

میاں سیف اللہ خان پیراچہ - یہ ترمیم پیش کرنے کے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو رقم ہمیں اسمبلی کے لئے ALLOCATE ہو، اس کا ہمیں خرچ کرنے کا اختیار ہونا چاہئے ALLOCATE کرنے کا حق پھر بھی گورنمنٹ کا ہوتا ہے کہ وہ کتنی رقم ہمیں ALLOCATE کرے۔ کس طریقہ سے ہم خرچ کریں۔ وہ اس سبھی کا اختیار ہوگا۔ میں تو اس AMENDMENT کا یہی مطلب سمجھتا ہوں۔ ALLOCATION کا اختیار رکھنا کہ کتنا ہو یہ کہاں تک مناسب ہوگا۔ I DON'T NO۔

خان عید احمد خان اسپرئی - یہ آئین کا آرٹیکل ۸۸ ہے :-

“The expenditure of the National Assembly and the Senate within authorised appropriation shall be controlled by the National Assembly or, as the case may be, the Senate acting on the advice of its Finance Committee”.

یہ آرٹیکل صوبائی اسمبلیوں پر بھی آرٹیکل ۱۲۷ کے تحت لاگو ہے۔

Leader of the House : Sir, within the authorised appropriation the Finance Committee will be at full liberty, but not beyond that Government accepts this constitutional provision.

Mr. Speaker : Any how, I put the motion :

The motion is :—

That in proposed Rule 144—B—

- (i) in sub-rule (1) the last sentence be deleted.
- (ii) in sub-rule (3) the following provisions be added :—

“Provided that the total allocation made in the budget shall not be exceeded and the pay scales of the posts shall not exceed the National Pay Scales”.

As there is no opposition, the motion stands carried. Now, Khan Sahib move the draft as amended.

Khan Abdul Samad Khan Achakzai : I move that the original draft as amended be adopted and passed by the Assembly.

Mr. Speaker : The motion is :

That the original draft as amended be adopted, and passed by the Assembly.

(The motion was carried)

Mr. Speaker : The Rules stand Passed.

The Minister for Law to lay the Ordinances on the table of the House.

Leader of the House :— Sir, I beg to lay on the table the following Ordinances :—

- |  |                       |
|--|-----------------------|
| 1. The Criminal Law (Special Provisions) Extension to Quetta Municipality and Cantonment Act (Repeal) Ordinance, 1973. | Ord: No. 1 of 1973    |
| 2. The Prohibition of Public Meetings (on Public Thoroughfares) Ordinance, 1973  | Ord: No. II of 1973.  |
| 3. The Abolition of Shishak Ordinance, 1973.   | Ord: No. III of 1973. |
| 4. The West Pakistan Government Servants Benevolent Fund (Baluchistan Amendment) Ordinance, 1973.                      | Ord: No. IV of 1973.  |
| 5. The Baluchistan Development Fund Cess Act (Repeal) Ordinance, 1973.   | Ord: No. V of 1973.   |
| 6. The West Pakistan Entertainments Duty (Baluchistan Amendment) Ordinance, 1973.                                      | Ord: No. VI of 1973.  |

7. The West Pakistan Entertainments Duty (Baluchistan Amendment) (Amendment) Ordinance, 1973. Ord: No. VII of 1973.

Mr. Speaker : The Ordinances have been laid on the table of the House.

### B I L L S .

Mr. Speaker : Minister for Home Affairs to introduce the First Bill.

Leader of the House : Sir, I beg to introduce the "Abolition of Shishak Bill, 1973".

Mr. Speaker : The Bill stands introduced. Next motion please.

Leader of the House : I beg to move :—

That the "Abolition of Shishak Bill, 1973", be taken into consideration at once.

Mr. Speaker : The motion is :—

That the "Abolition of Shishak Bill, 1973", be taken into consideration at once.

Khan Abdul Samad Khan Achakzai : Sir, I oppose it.

**قائد ایوان** - میرا اس بل کو پیش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ شیشک بلوچستان کے بہت سے علاقوں میں وصول کیا جاتا تھا، اور یہ ایک انتظامی نظام تھا، حکومت نے یہ بہتر سمجھا کہ اس قسم کے انتظامی نظام کو ختم کر دیا جائے۔ تو اسی مقصد کے لئے، جناب عالی یہ بل پیش کیا جا رہا ہے تاکہ آئینہ کے لئے شیشک کے نظام کو، خواہ وہ کسی صورت میں بھی ہر قسم کیا جاسکے اور کوئی بھی صورت میں بھی شیشک ہوں نہ کر سکے۔

**سپیکر** - غرضاً صاحب! کیا آپ بولنا چاہتے ہیں؟

## خان عبدالصمد خان چکرنی - جناب اسپیکر صاحب! یہ آرڈیننس جس وقت نافذ

ہوا تھا تو ہر طرف سے خوش آمدید کی گئی تھی۔ وہ صرف ششک کے خاتمے تک تھا۔ ششک کے علاوہ اس آرڈیننس میں مزارع کے حصہ کو مقرر کیا گیا ہے۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ میں اس حصہ کی مخالفت کرتا ہوں کہ وہ بھی ایک محدود مقصد کے لئے ہمارے علاقے پشین سے ذرا دور گلستان، سب تحصیل میں آج کل سیرانی کا ذریعہ بن گیا ہے۔ سبیل نہ ہونے کی وجہ سے یہ ٹیوب ویل ڈیزل آئل انجن سے چلتے ہیں۔ جو تمام دن میں صرف ایک ایکڑ زمین کو سیراب کرتا ہے اور اس پر ایک سو روپیہ خرچ ہوتا ہے اس سال بھی یہ سوال وہاں پیدا ہوا تھا، سوائے ہیرے کسی اور زمیندار نے اپنے مزارع کو تہائی حصہ نہیں دیا کیونکہ وہ کہتے تھے اس میں ان کا سراسر نقصان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ سراسر نقصان کی صورت میں گندم بونا چھوڑیں گے اور اس طرح گندم کی پیداوار بڑھنا شروع ہوگی۔ اور میں چاہتا ہوں اور اس سے پہلے بھی میں نے وزیر اعلیٰ کو نوٹ کر دیا تھا کہ اس حصے میں کس طرح ترمیم کی جائے۔ گورنمنٹ اس سلسلے میں تحقیقات کرے کہ مزارع کو ایک تہائی حصہ اس میں دینے کی گنجائش ہے یا نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ مجھے نوٹشکی سے ایک خط ملا ہے۔

سٹر اسپیکر - خان صاحب! آج تراویح وغیرہ بھی پڑھنی ہیں۔ اور نوٹشکی سے بھی خط ملا ہے۔

خان عبدالصمد خان چکرنی - ہاں وہ ہوں ہے۔

سٹر اسپیکر - اگر آپ پڑھنا شروع کر دیں تو بہت ٹائم لگے گا۔

خان عبدالصمد خان چکرنی - جناب میں سارا خط نہیں پڑھوں گا۔ اس کا مفہوم یہ ہے

کہ سرداروں کو پہلے اراضی کی پیداوار سے ششک ملتا تھا، اور اس کے علاوہ وہ اپنا تباہی حصہ بھی لیتے تھے۔ اب انہوں نے اس بندش سے بچنے کے لئے یہ طریقہ نکالا ہے کہ ہم اپنا ششک ضرور الگ کر لیں گے۔ پیداوار تو بند کر دیا۔ لیکن اب وہ زمین کا چھٹا حصہ لیتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی تباہی حصہ الگ کر لیں

کرتے ہیں تو میں جام صادق سے عرض کروں گا کہ اس میں یہ بھی رکھیں کہ ششک پیداوار کی صورت میں ہو یا زمین کی صورت ہو۔ سردار صاحبان کو یہ نہیں لینا چاہیے۔

Miam Saifullah Khan Paracha : May I speak Sir.

Mr. Speaker : Yes.

میاں سیف اللہ خان پراچہ - یہ آرڈیننس یا بل جو، آج اس ایوان میں پیش کیا گیا ہے یہ ہمارے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے کیونکہ ۳ جون ۱۹۶۲ء کو جھل جھاڑ میں ایک دائرہ ہوا تھا اور وہاں پر کریم داد، جنال کو اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑے اس لئے کہ اس نے ششک دینے کے خلاف مہم شروع کی تھی۔ مجھے آج بڑی خوشی ہے کہ اس کی جانی قربانی نوائے نہیں ہوئی اور اس سلسلے میں ۷ جون ۱۹۶۲ء کو اسی ایوان میں میں نے ایک تحریک التوا بھی پیش کی تھی۔ جہاں تک ششک کا تعلق ہے، اسکو ختم ہونا چاہیے۔ یہ خلاف آئین ہے۔ علاوہ انہی اب وقت ایسا ہے کہ اس قسم کی جو زبردستیاں ہو رہی ہیں ان کو ختم کیا جائے۔ حکومت نے جو یہ بل پیش کیا ہے میں اس کی تائید کرتا ہوں اور اس ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بل کو پاس کیا جائے۔

وزیر اوقاف - (مولوی صالح محمد) ششک ٹیکس کے بارے میں میں دو تجویزیں پیش کرنا چاہتا ہوں پہلی تجویز یہ ہے کہ ایوان کے ذریعہ مزارع کا حصہ مقرر کرنا درست نہیں ہے اور شرعاً بھی یہ غلط ہے کیونکہ یہ مزارع اور مالک کے درمیان باہم رضامندی سے طے پاتا ہے۔ بعض علاقوں میں پانی نہیں ہوتا یا پانی جگہ زمین اچھی نہیں ہوتی وغیرہ وغیرہ۔ اس سے مختلف علاقوں میں مزارع اور مالک کے درمیان مختلف حصہ مقرر ہوتا ہے۔ کیونکہ مزارع اپنی مرضی سے کاشت کار سے زمین لیتا ہے اور پھر طے شدہ قواعد کے مطابق حصہ ادا کرتا ہے اس لئے ایوان کو اس معاملے میں دخل اندازی نہیں کرنا چاہیے۔

دوسری بات یہ کہ ششک کے خاتمے کے لئے جو قانون بنا یا گیا ہے وہ قبائلی علاقے پر لاگو نہیں ہے ایسا نہیں ہونا چاہیے جس میں چاہئے کہ ہم جو قانون بنائیں وہ تمام صوبوں کے لئے ایک ہو کیونکہ ہم ہر ضلع، تحصیل اور قصبے کے لئے الگ الگ قانون نہیں بنا سکتے۔

نواب غوث بخش ریسانی - جناب عالی! جہاں تک ششک کا تعلق ہے کہ سردار صاحبان

ششک اس لئے لیتے ہیں کہ یہ انکا حق ہے۔ تو یہ ان کا حق نہیں ہے وہ اُسے جبر سے وصول کرتے ہیں اور یہ ایک قسم کا ٹیکس ہوتا ہے۔ حیرے خیال میں اس چیز کو فوراً بند کرنا چاہیے۔ لیکن اس بل میں وضاحت نہیں کہ آیا بٹائی کے برد ششک ہوتا ہے یا حق مالکانہ ہوتا ہے۔ اگر ششک چھٹے حصے کو کہتے ہیں اور حق مالکانہ بھی چھٹا حصہ ہو تو وہ بھی ضبط ہے۔ اگر کوئی سردار اپنا مالکانہ چھٹا حصہ لے تو کیا وہ بھی اس میں شمار کیا جائیگا۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں۔ اس سے مزید ششک و شبہات میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے اس کی وضاحت ہونا چاہیے اور اس ششک آرڈیننس میں حق مالکانہ اور بٹائی کے متعلق بھی وضاحت ہونا چاہیے۔ جیسا کہ مولوی صاحب اور فاضل صاحب نے کہا ہے کہ مختلف علاقوں میں مختلف حالات کے تحت مختلف دھتے مقرر کئے جاتے ہیں خاص طور پر ٹیوب ویل کی زمینوں پر چونکہ INVESTMENT کی گئی ہوتی ہے، اس طرح ۱/۴ حصہ فاضل صاحب ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں INVESTMENT کی ہوئی رقم کا حساب بھی شامل ہوتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ جو ظالم اور جاہل سردار یا ان کے عزیز اپنے حق سے زیادہ وصول کرتے ہیں اس پر پابندی لگائی جائے اور جو حصہ عام رواج کے تحت وصول کیا جاتا ہے میرے خیال میں وہ اس میں نہیں آتا کیونکہ اس کا فیصلہ زرعی اصلاحات کے تحت کر دیا گیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بل میں اس بات کو مد نظر رکھا جائے تاکہ عوام میں جھگڑا و فساد کی نوبت نہ آئے اور غلط فہمیاں نہ پیدا نہ ہونے پائیں۔

**وزیر صحت -** (مولوی محمد حسن شاہ) مولوی صالح محمد صاحب نے جو فرمایا ہے کہ یہاں کے ہر علاقہ میں مختلف قسم کے حالات ہیں۔ شرع میں چار صورتیں دی گئی ہیں جنہیں دو جائز اور دو ناجائز، شریعت کا حکم ایک ہوتا ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے کہا اور میں بھی کہتا ہوں، موجودہ حکومت کو انصاف سے کام لینا چاہیے کہ جو بٹ آیا ہے اس کو سب مسلمانوں میں منصفانہ طور پر تقسیم کیا جائے۔ اس میں کسی کو شکایت کا موقع نہ دیا جائے۔ تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو تو ظلم کے آثار نمایاں نہ ہونے پائیں۔ خدا جانتا ہے کہ ہماری پبلک کس قدر تکلیف میں ہے۔

**سٹر اسپیکر -** مولوی صاحب! آپ موضوع سے ہٹ گئے ہیں اگر بل کے متعلق کچھ کہنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ۔

**قائد ایوان -** جناب، جہاں تک ششک کا تعلق ہے یہ واضح ہے کہ اس کی وصولی کا طریقہ اگر ٹیکس کی

صورت میں ہے تو مقصد یہ ہے اس قسم کے ٹیکس کو ختم کیا جائے۔ اور اگر باقی معاملات میں مثلاً مالکانہ بٹائی وغیرہ تو اسکے لئے زرعی اصلاحات میں سب کچھ واضح کر دیا گیا ہے اور دوسری قسم جیسا کہ میرے محترم عبدالصمدن اچکزئی صاحب نے فرمایا ہے کہ فصل نہیں دیجاتی ہے۔ حالانکہ حکومت کو ابھی تک اس قسم کی کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ اور نہ ہی لوگوں نے اس قسم کے اعتراضات کئے ہیں۔ تاہم اگر حکومت کے نوٹس میں ایسی کوئی بات لائی گئی تو حکومت اس سلسلے میں ضرور غور کرے گی۔ ہاں اگر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو فصل میں حصہ نہیں ملتا ہے۔ اور جہاں تک ٹیوب ویل پر زمیندار کے اخراجات زیادہ ہونے کا تعلق ہے تو بہتر ہے کہ اس سلسلے میں حکومت کو اختیار دیا جائے کہ وہ دیکھے اور تحقیقات کرنے پر زمیندار کے خرچ اور مزارع کے حق کے حصہ اجرت کے درمیان صحیح تناسب مقرر کرے۔ کیونکہ آج کل وقت کافی تبدیل ہو چکا ہے اور اس بل کے نفاذ کے بعد اگر کوئی اس قسم کی ترمیم کر دی جائے۔ تو میرے خیال میں اس طرح مزارعین اور مالکان کے درمیان وسیع تضادم کا امکان ہوگا۔ لہذا ایک اور جبران سے بچنے کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مذکورہ بل کو اسکی موجودہ شکل میں ہی منظور کیا جائے۔ اور اگر بعد میں کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے تو پھر اسے دوبارہ اس ہاؤس میں ORDINANCE یا بل کی صورت میں پیش کیا جاسکتا ہے۔

**وزیر تعلیم -** جناب! میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ صرف اتنی گزارش کرونگا کہ میرے خیال میں بد میں کسی قسم کی وضاحت کرنا، جیسا کہ محترم سر ریا درٹیسائی صاحب نے فرمایا کہ لوگوں میں فساد اور غلط فہمیوں کا باعث ہوگا۔ یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔ ایک تو یہ کہ ایک زمیندار اپنے مزارع سے جو حصہ وصول کرتا ہے۔ اسے کیوں آپ ششک کے ساتھ منسلک کرتے ہیں ؟

**مسٹر اسپیکر -** میر صاحب! آپ نے اور نواب صاحب نے جو کچھ بھی کہا میرے خیال کے مطابق اس بل میں آپ کوئی ترمیم کروانا چاہتے ہیں ؟

**وزیر تعلیم -** جی ہاں۔

**مسٹر اسپیکر -** تو اس کے لئے نوٹس دینا ضروری ہوتا ہے۔

نواب غوث بخش خان رتیسائی - میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ جام صاحب اس بل کو واپس لے لیں۔

مولوی صالح محمد - اسے قبائلی علاقوں میں بھی نافذ کیا جائے اور ساتھ ہی مالک زمین اور مزارع کا تناسب بھی مقرر کیا جائے۔

مسٹر اسپیکر - جام صاحب! اس سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

Leader of the House: I propose that the consideration of the Bill be deferred till tomorrow.

مسٹر اسپیکر - آپ کا مطلب ہے آئندہ نشست کے لئے؟

قائد ایوان - میری گزارش ہے کہ کل کے لئے Defer کیا جائے۔ - I request you sir. (ممبروں کی آوازیں)

مسٹر اسپیکر - ممبر حضرات آپس میں باتیں نہ کریں اس طرح مداخلت پیدا ہوتا ہے۔

قائد ایوان - میں مرکزی وزیر زراعت کی خدمت میں کہنا چاہتا ہوں کہ صدر پاکستان کے دورہ کے موقع پر ان کی ہدایت کے مطابق اور مرکزی حکومت کے مشورہ کے بعد یہ آرڈیننس جاری کیا گیا ہے۔

سردار غوث بخش خان رتیسائی - جناب جام صاحب - مرکزی حکومت کے متعلق فرمایا ہے ہیں۔ میرے خیال میں یہ غیر پارلیمانی بات تھی۔ ششک کا قصہ تو تب شروع ہوا جبکہ سردار صاحبان اس کو جھالوان اور مری کے علاقوں میں زمین کے مالکوں سے زبردستی وصول کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مزارعوں کو بتایا ادا کر دینے کے بعد یہ مالکان زمین سرداروں کو ششک بھی ادا کرتے تھے جو سراسر ناجائز تھا۔ میرا مطلب تو اس ششک سے ہے لیکن اس بل کو بالکل مختلف شکل میں پیش کیا گیا ہے۔

مسٹر اسپیکر - (سکوکل کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے تاکہ آپ حضرات اس کے متعلق سوچ لیں۔

وزیر اوقاف - جناب اسپیکر! آج چاند رات ہے تراویح بھی پڑھنا ہوں گی۔

مسٹر اسپیکر - ابھی تو یہ دوپہل باقی رہتے ہیں۔ ہر لوی صاحب!

وزیر اوقاف - اچھا جناب۔

Mr. Speaker : Minister for Home Affairs to introduce the second Bill.

Leader of the House : Sir, I beg to introduce the Criminal Law (Special Provisions) Extension to Quetta Municipality and Cantonment (Repeal) Bill, 1973.

Mr. Speaker : Bill stands introduced. Next motion please.

Leader of the House : Sir, I beg to move that the Criminal Law (Special Provisions) Extension to Quetta Municipality and Cantonment (Repeal) Bill, 1973, be taken into consideration atonce.

Mr. Speaker : The motion moved is that the Criminal Law (Special Provisions) Extension to Quetta Municipality and Cantonment (Repeal) Bill, 1973 be taken into consideration atonce.

Khan Abdul Samad Khan Achakzai :- I Oppose Sir.

مسٹر اسپیکر - جناب صاحب بولئے جناب۔

Leader of the House : Sir, I am very much surprised to hear from the Honourable member.....

مسٹر اسپیکر - خان صاحب! آج تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حزب اختلاف کا کردار بھی آپ ہی ادا کر رہے ہیں۔ اپنی گورنمنٹ اپنی ہی مخالفت۔

خان عبدالصمد خان اسپیکر - تو پھر کیا کیا جائے۔ جناب!

مسٹر اسپیکر - یہی کیجئے، یہی کیجئے!

**Leader of the House:** I am very sorry that the honourable member who is very democratic has opposed the Bill, which gives the rights to the citizens, and I hope that he will withdraw and lead the Government in this matter.

مسٹر اسپیکر - (خان عبدالصمد خان اسپیکر سے) فرمائیے جناب فرمائیے۔

خان عبدالصمد خان اسپیکر - جناب اسپیکر صاحب! یہ اعتراض اس باؤس میں اور باہر بھی کئی دفعہ اٹھایا گیا ہے اور اس پر بحث بھی ہوئی ہے کہ بھائی اگر نیکی ہے کہ ناہے تو پورا کر دو، یعنی تھوڑا سا قانون، تھوڑے سے علاقے سے کیوں چنایا جا رہا ہے اگر یہ کوسٹ کے لئے نامناسب ہے تو میں کہتا ہوں کہ یہ ہمارے علاقے کے واسطے بھی یعنی ہمن، گلستان، لورالائی کے لئے بھی نامناسب ہے، یہ کونسا طریقہ ہے کہ ہمارے علاقے گھی کے تقسیم کے موجودہ طریق کار کی طرح یعنی کوسٹ میں تو تین حصے اور باقی علاقوں میں چوتھا حصہ ملتا ہے یعنی قانون میں بھی ہمارے لئے تفریق روا رکھی گئی ہے۔ جیسے کہ میں نے کہا کہ نیکی کرنا ہے تو پورا کر دو، جمہوریت لانا ہے تو پورا لاؤ۔ ہمارے ایک ساتھی نے ابھی بتایا ہے کہ سٹی میں تین عرائض نوٹس ہیں جو خود عرضی لکھتے ہیں اور خود سائل کو عرضی نکھالنے کے لئے مجبور کرتے ہیں اور خود ہی ٹریبونل کے نمبر بن کر فیصلے بھی کرتے ہیں کیا یہ بھی کوئی قانون ہے یا کوئی معاہدہ ہے؟ یہ تو جنرل لاء ہے اسکو تمام صوبے سے ختم کر دو اور اسکی بجائے کوئی بہتر قانون بنا کر نافذ کرو۔ میری صرف اتنی ہی عرض تھی آپ نے جمہوریت کی بات کہی تو جمہوریت کا تقاضہ تو یہ ہے کہ تمام صوبے میں مساوی قوانین نافذ کئے جائیں۔

میاں سیف اللہ خان پراچہ - جناب اسپیکر! خانصاحب کی اس بل کی مخالفت

پر مجھے بہت حیرانگی ہوئی ہے۔ کیونکہ خانصاحب کی گزشتہ تقریر پر کہ جون ۱۹۷۲ء کے بجٹ سیشن میں سنی تھی اسوقت اس بل کو کھلی حکومت نے پیش کیا تھا جبکہ آج ہم اسے منسوخ کر رہے ہیں۔ اس وقت

میرے محترم دوست نے اسکی بھرپور مخالفت کی تھی یہ قانون کو ٹیٹہ شہر اور چھاؤنی پر نافذ نہیں ہونا چاہیے۔ اور اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سن لی ہیں۔ اور حکومت اس کالے قانون اور لعنت کو ٹیٹہ شہر اور چھاؤنی سے ختم کر رہی ہے تو وہ اسکی مخالفت کر رہے ہیں۔ میں بھی یہی کہتا ہوں کہ واقعی ایک لعنت ہے اور اسکو تمام صوبے ختم کرنا چاہیے۔ اگر اس مرحلے پر یہ کو ٹیٹہ شہر اور چھاؤنی سے ختم کیا جا رہا ہے تو یہ صرف پہلا قدم ہے۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ دوسرے اقدام کے طور پر اگلے سیشن میں یا اگر ممکن ہو تو اسی سیشن میں اس لعنت کو ختم کیا جائے۔

جناب اسپیکر! اس سلسلے میں میں آپکی توجہ اپنی کورٹ کے ۱۹۵۷ء کے ایک فیصلے کی طرف دلاتا ہوں

جس میں ہائی کورٹ نے F.C.R. کے خلاف فیصلہ دیا تھا کہ یہ Fundamental Right سے inconsistent ہے اس کے بعد ۱۹۵۸ میں مارشل لاء کے تحت یہ لعنت بھر لگائی گئی اور ۱۹۶۲ میں ہائی کورٹ نے دوبارہ ultravies قرار دیا۔ جہاں تک کو ٹیٹہ شہر کا تعلق ہے میں جناب کی توجہ اس طرف دلاتا چاہتا ہوں کہ انگریزوں کے زمانے میں بھی شہر کو F.C.R. سے مستثنیٰ رکھا گیا بعد میں پہلے مارشل لاء کے تحت کو ٹیٹہ شہر تک یہ لعنت پہنچادی گئی اور پھر نواب رکیسانی صاحب ہمارے صوبے کے گورنر تھے اسوقت اس لعنت کو یہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ بڑے افسوس کا مقام تھا جب کہ گذشتہ حکومت نے دوبارہ اس کو ٹیٹہ شہر میں نافذ کر دیا اور ہم نے اس وقت بھی اسکی مخالفت کی۔ ہم سب نے تقریریں کیں۔ ہمارے محترم خان صاحب کی تقریر بھی مفرد و بیکارڈ میں موجود ہوگی اور ابھی میری درخواست ہے کہ اس مرحلے میں کم از کم اس لعنت کو شہر سے ختم ہونے دیں۔ دوسرے اقدام کے طور پر حکومت اسکو تمام صوبے سے ختم کرنے کے لئے بل پیش کریں اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے ہی اپنے ساتھیوں اور دوستوں کو بلا دلا تا ہوں کہ وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب بذات خود بھی اس کالے قانون کے خلاف ہیں انہوں نے اپنے دورِ سرحد کے دوران اسکو مالا کٹہ ایجنسی سے ختم کرنے کے احکامات صادر کیے اور اس کے بعد جب وہ سٹی تشریف لائے تو انہوں نے اعلان کیا کہ اسکو کو ٹیٹہ شہر اور چھاؤنی سے ختم کیا جاتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہماری صوبائی حکومت اپنی مرکزی حکومت کی پالیسیوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نہ صرف اس بل کو پاس کر دیگی بلکہ اگلے قدم کے طور پر وہ اگلے سیشن میں یا اگر ممکن ہو تو اس سیشن میں ہی اس لعنت کو تمام صوبے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کے لئے بل پیش کرے گی۔

**سپر اسپیکر** - اجلاس سبج دس بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

رہنما سات بجے نینتالیس منٹ پہر اجلاس شنبہ ۲۹ ستمبر تک کیلئے ملتوی ہو گیا

## جدول - الف

## فہرست ضلع وار شفاخانہ جات حیوانات و مراکز

(منسلکہ سوال نمبر 450 پنجانب میاں سیف اللہ خان پراچہ)

ضلع	نام شفاخانہ	نام مراکز
ضلع کوٹہ پشین	۱- کوٹہ	۱- کلا رحیم گل ۲- باروزئی ۳- برج عزیزخان ۴- پنجپائی ۵- منہ ۶- کچلاک ۷- کچی بیگ
۲- پشین		۱- منزکی ۲- علی زئی ۳- سرخانزئی ۴- برشور ۵- ڈرکچھ ۶- قلعہ حاجی خان
۳- گلستان		۱- میزئی ۲- قلعہ عبداللہ

۳	۲	۱
۳- دولنگی		
۴- سپینه تیره		
۱- چرمیان	۳- خانوزئی	
۲- بوستان		
۳- دود طازئی		
۱- دوبندی	۵- چمن	
۲- کلی جلالت خان		
۳- کلی حاجی نورمحمد		
۱- کچو عمتق زئی	ضلع لورالائی - لورالائی	
۲- چنجن		
۳- چینه بلوچ خان		
۴- زره		
۵- شہوزئی		
۶- برنجیہ		
۷- مینتر		
۸- ہیراورد		
۱- چوئیر	۲- سنجادی	
۲- بگاؤ		
۳- پوئی		
۴- امفرہ		

۳	۲	۱
۱- اسماعیل شہر	۳- دُکی	
۲- چٹیاالی شریف		
۳- ہوسٹری		
۱- عیشانی	۴- بارکھان	
۲- ادجڑی		
۳- تاپرکوٹ		
۱- کنگری	۵- ڈرکن	
۲- مہمہ صندھان		
۳- دھیبہ		
۴- بٹاؤ مہابانی		
۵- بستی اعظم جان		
۶- رازہ شہ		
۱- درگ	۶- موئے اجیل	
۲- طئے سر		
۳- غان محمد کوٹ		
۴- غظوندی		
۱- بادین زئی	۱- فورٹ سندھین	ضلع ٹوب
۲- مسافر کوٹ		
۳- سمبازہ		
۴- مانی خواہ		

۳	۲	۱
---	---	---

۵- میر شیر علی خیل

۶- شنالو

۷- بھول

۸- ازوان

۹- بابڑ

۱۰- لکابند

۱- شنکی

۲- کالی قلعه

۳- بھرت خیل

۴- شرن جوگیزی

۵- کاڑھ میرزئی

۲- قلعہ سیف اللہ

۳- مسلم باغ

۱- کان مہرزئی

۲- راعہ باکل زئی

۳- مرغہ قیقرئی

۳- مرغہ کبزی

۱- تنگ سر

ضلع نوشکی و خاران ایوشکی

۱- کشکی

۲- احمد زل

۳- ریکو

۴- مل

۵- پدگ

۳	۲	۱
---	---	---

۶۔ عینے چاہ

- ۱۔ چاغی
- ۲۔ ذک کٹی
- ۳۔ کچاؤ

۲۔ والبنیرین

- ۱۔ ناگ
- ۲۔ لدگنت
- ۳۔ بیسہ
- ۴۔ خودہ تلات
- ۵۔ یبجے
- ۶۔ داشک
- ۷۔ پتلن
- ۸۔ شنگور اغہ
- ۹۔ ساراوان

۳۔ خاران

۱۔ بیجی

۲۔ بیجی

- ۱۔ تلی
- ۲۔ ل
- ۳۔ چانڈیہ
- ۴۔ نمک
- ۵۔ کوزک
- ۶۔ لونی
- ۷۔ بادہ
- ۸۔ کٹ منڈائی

۳

۲

۱

۹۔ سکان

۲۔ ہرنائی

۱۔ کان

۲۔ زردآلو

۳۔ گوگی

۴۔ زندرا

۵۔ شاہرگہ

۶۔ زیات

۷۔ احمدون

۸۔ سپین پیچی

۹۔ کھوسٹ

۳۔ کوہلو

۱۔ لاسے زئی

۲۔ راہزن شہر

۳۔ جنت علی

۴۔ ماوند

۴۔ ڈیرہ بگٹی

۱۔ سوئی

۲۔ لوب

۳۔ پھلا راغ

۴۔ سنگ سیلا

۵۔ اوستہ محمد

۱۔ روجان

۲۔ محبت پور

۳

۳

۱

- ۳- فہٹ پٹ  
۴- گندام  
۵- سٹی جدید

- ۱- مچھ  
۲- شہری  
۳- سٹی  
۴- صاحبی  
۵- مہرگڑھ  
۶- کھٹن  
۷- شوران

- ۱- لہری  
۲- فلیجی  
۳- چتر  
۴- چھلگری

- ۱- میرپور  
۲- کوٹھری

- ۱- کوٹ یوسف علی

- ۱- ناصر آباد  
۲- تمپ

۱- ڈھارڈ

۲- بھاگ

۳- گندھارواہ

۴- جھل مگسی

۱- تربیت

ضلع پٹی

ضلع مکران

۳

۲

۱

- ۳- مند  
 ۴- دشت کندان  
 ۵- جیوانی  
 ۶- گوادد  
 ۷- پیشکان  
 ۸- پسنی  
 ۹- بیدد  
 ۱۰- زمران

- ۱- تسپ  
 ۲- گچک  
 ۳- کتاری

۱- ژندار

- ۱- سکن  
 ۲- لاکھڑا  
 ۳- زندر  
 ۴- ناکہ کھارڑی  
 ۵- حب  
 ۶- دربجی

- ۱- ژند  
 ۲- عارف

۲- پنجگور

۳- آواران

ضلع لسبیلہ ۱- اوٹھل

۲- بیلہ

۳

۲

۱

۳- تھوڑہ

۱- پرننگ آباد

۲- کاتنگ

۳- مہری

۴- کردگاپ

۵- اسپنجی

۶- زرد

۷- منگچر

۸- سپزند

۱- پھیر

۲- اسککو

۳- جومان

۴- نیچارہ

۱- مخراب

۲- گدر

۳- لاکھوٹیاں

۱- مشک

۱- باغبانہ

۲- کرف

۱- مستونگ

۲- قلات

۲- سٹوواب

۳- زہری

۵- خضار

ضلع قلات

۳

۲

۱

۳- مولانا

۴- نال

۵- شکر

۶- سارونہ

۷- وڈھ

۸- امیناچ